

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

من عمل عملاً ليس عليه اهون ف فهو رد
(سلیمان ریف)

جس شخص نے ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں نہیں سے توارہ مردود ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بریلوی مولوی محمد صادق کی کتاب

حشیش میلاد احمدی

مع جواب الجواب

از

محمد امین



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر مستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیقین الہیٰ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کی ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ KitaboSunnat@gmail.com
- 🌐 library@mohaddis.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کل بدعة ضلاله (الحادیث مسلم)
برہوت کراچی ہے

بریلوی مولوی ابو داؤد محمد صادق کی کتاب



مع جَوَابُ الجَوَابِ

از
مُهَبِّينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

284, 3
2-129

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک کتاب دیکھنے کا موقع ملا کتاب کا نام جشن میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟ اور جلوس الحدیث و جشن دیوبند کا حجاز کیوں؟ ہے کتاب کے مصنف کا نام ابو داؤد محمد صادق ہے مکتبہ رضاۓ صطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب میں اربعین الاول کی مردوچہ عید میلاد اور جلوس کو ثابت کرنے کیلئے اپنی چوتھی کا ذور لگایا ہے گر کتاب کا مصنف ایک بھی ایسی دلیل پیش نہیں کر سکا جس سے اربعین الاول کی مردوچہ عید میلاد کو منانے اور جلوس نکالنے کا ثبوت ملتا ہو پہلے بدعت کے تعلق لکھوں گا پھر کتاب کے مصنف کے دلائل اور ان کی حقیقت بیان کروں گا انشا اللہ

بدعت کا الغوی محق:

لغت کے اعتبار سے بدعت کا معنی ہے۔ نیا کام۔ ایسا نیا کام جس کو پہلے کسی نے نہ کیا ہو۔

بدعت کا شرعی محق:

بدعت کا شرعی معنی ہے وہ نیا کام جو دین میں ایجاد کیا جائے مگر دین میں اس کی کوئی دلیل نہ ہو۔ خود جشن میلاد کے مصنف نے لکھا ہے بدعت و ناجائز تزوہ کام ہوتا ہے، جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر ۲۳ ایس مولوی صادق کی کتاب کا مختصر نام ہے) بے شک وہ نیا کام جو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے مگر دین میں اس کی کوئی دلیل نہ ہو تو وہ کام بدعت خلافت ہوتا ہے اور جو نیا کام دین کا کام نہ سمجھ کر کیا جائے بلکہ موجودہ حالات و واقعات اور ضرورت کے تحت (یعنی دنیاوی کام) کیے جائیں تو وہ کام بدعت خلافت نہیں ہوتے اور نہ یہ اسلام نے ان کاموں سے منع کیا ہے۔ کیونکہ اللہ کے نبی حضرت محرر ﷺ نے جس بدعت کو مردود اور خلافت کہا ہے وہ بدعت ہے جس کو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے مگر دین میں اس کام کی کوئی دلیل نہ ہو اللہ کے نبی حضرت محرر ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ من احذت فی امٍ ناہذٰا ما مجرمٌ ممفوہوں کا (سلم شریف کتاب الاقضیہ) جو شخص قوارئِ اُولِیٰ نہ کر سکتا تھا جو نبی ﷺ نے اس نہیں کیا تھا تو وہ مردود ہے بر میلوں کے بہت

بڑے مفتی احمد یار خان گجراتی اس حدیث میں امر کے متعلق لکھتے ہیں خیال رہے کہ امر سے مراد دین اسلام ہے۔ (مراۃ المناجح جلد اٹھو نمبر ۱۳۹) بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی عبادت ایجاد کرے جس کی اصل دین میں نہ ہوتی وہ مردود ہے (شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۵۵)

بریلویوں کے علامہ پیر محمد چشتی صاحب نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے جس نے بھی ذہب کے حوالہ سے کوئی ایسا مسئلہ اپنے پیش سے نکلا جو مذہب میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (شرعی آپریشن صفحہ نمبر ۹۱)

بانی بریلویت مولوی احمد رضا بریلوی تباہ کو کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ رہا اس کا بدعت ہوتا یہ کچھ باعث ضرر (یعنی نقصان دہ) نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ امور دین میں (ادکام شریعت حصہ سوم صفحہ نمبر ۲۶۰)

بریلوی علما کی ان عبادات سے اور ترجیوں سے یہ ثابت ہوا کہ دین میں جو نیا کام دین کا کام کچھ کر کیا جائے مگر دین میں اسکی کوئی دلیل نہ ہوتی وہ کام منع اور مردود ہیں اور جو نئے کام دین کا کام نہ کچھ کر (یعنی دنیاوی کام) کیے جائیں تو وہ کام منع اور مردود نہیں ہیں۔ کیونکہ جو کام دین کے ہوتے ہیں وہ اللہ کے نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق کیے جاتے ہیں مگر جو دنیاوی کام ہوتے ہیں وہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں کریں کریں بریلویوں کے بہت بڑے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مسلم شریف کے ایک باب کا ترجمہ کرتے ہیں ادکام شریعہ میں رسول ﷺ کے حکم پر عمل کرنے کا واجب اور ادکام دینیوں میں عمل کا اختیار (شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۸۲۵) پھر حدیث کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں حضرت رافع بن خذرؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ جس وقت مدینہ میں تحریف لائے تو صحابہ کھجوروں میں قلم لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا تم اسی طرح کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم نہ کرو تو اس میں زیادہ بکتری ہو۔ انہوں نے اس کو ترک کر دیا۔ تو کھجوریں جھر گئیں یا کہا کم ہو گئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا

آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک بشر ہوں جب میں حجہ میں تھا رے دین کے متعلق کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب میں تم کو اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تو میں صرف بشر ہوں (شرح صحیح مسلم جلد ثغر 6 صفحہ نمبر 826)

اس باب کے ترجیح اور حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دنی کاموں میں رسول ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کرنا ہو گا۔ اور دنیاوی کاموں میں انسان کو اختیار ہے اپنی مرضی سے جس طرح چاہے کرے۔ اس لئے وہ نئے کام جو دن کے کام بھجو کر کے جائیں مگر دین میں اس کی کوئی دلیل نہ ہو وہ کام بدعت ضلالت ہوتا ہے۔ اور جو نئے کام دین کے کام نہ بھجو کر کے جائیں۔ وہ کام منع اور مردود نہیں ہیں۔

تمیا کر کر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنْ خَيْرُ الْحَدِيثِ كَتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدِيٍّ هُدَى مُحَمَّدٌ ﷺ وَشَرُّ الْأَمْرِ مَحْدُثٌ ثَمَّا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالٌ (شرح صحیح مسلم جلد ثغر صفحہ نمبر 636) کتاب البهدج حاتب مولوی غلام رسول سیدی صاحب بریلی

بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔ اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے ہیں اور عبادت کا ہر زیارتیقہ گرا ہی ہے۔

اس حدیث پاک میں بھی یہ فرمایا گیا ہے بری چیزیں عبادت کے نئے طریقے ہیں ہر ایک عبادت کا نیا طریقہ بدعت اور گرا ہی ہے۔

حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لِيْسَ عَلَيْهِ أَمْرٌ نَافِهُرُ دَرْ - جَسْ شَخْصٌ نَّهَى إِيمَانَ كَيْا جَوَهَارَ رَدِّ دِينِ مِنْ نَهْيٍ
بِهِ تَوَهَّمَ رَدِّهِ (مسلم شریف کتاب الاقضی)

اس حدیث میں بھی اس عمل کو مردود کہا ہے جو دین میں نہ ہو بلکہ اس کو دین کا مسئلہ بھجو کر کیا جائے جس طرح ارشاد الاول کی مروجه عیద میلاد اور حلوق قرآن و حدیث کا مسئلہ بھجو کر کیا جاتا ہے

حالانکہ یہ کام قرآن و حدیث سے بالکل ثابت نہیں ہیں اس لیے یہ کام بدعت ضلال اور مردود ہیں۔

اعتراض:

الل بدعوت اس حتم کے اعتراضات کرتے ہیں کہ دیکھو جی گھری نئی چیز ہے اس لیے یہ بدعت ہے۔ میں کنیتی چیز ہے یہ بھی بدعت ہے۔ لا ڈیسٹرکٹرنی چیز ہے اس لیے یہ بھی بدعت ہے ریل کار موڑ سائیکل ہوائی جہاز نئی چیزیں ہیں اس لیے یہ بھی بدعت ہیں زردوٹی چیز ہے یہ بھی بدعت ہے۔

جواب:

یہ چیزیں انوی معنی کے اعتبار سے نئی چیزیں ہیں جو کہ اسلام میں منوع نہیں ہیں اس حتم کے اعتراض تو کوئی بدعتی ہی کر سکتا ہے کیونکہ گھری جو ہے وہ دین کا حکم کچھ کرنا تھا پرانیں باندھی چاتی بلکہ ضرورت کے تحت تھا تھا پرانی ہے اور نہ ہی کبھی کسی نے یہ کہا ہے۔ کہ گھری باندھنے کا حکم دین میں ہے یعنیکبھی دین کا کوئی مسئلہ نہیں۔ بلکہ ضرورت کے تحت ہی آنکھوں پر لگائی چاتی ہے۔ لا ڈیسٹرکٹرنی کوئی دین کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ ضرورت کے تحت لوگوں نکل آواز پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے ریل کار، موڑ سائیکل، ہوائی جہاز کو بھی کوئی دین کا مسئلہ نہیں سمجھتا۔ زردوٹ کو بھی کوئی دین کا حکم کچھ کر نہیں پکاتا باقی بریلویت مولوی احمد رضا نے لکھا ہے رہا اس کا بدعت ہونا یہ کچھ باعث ضرر (نقصان دہ) نہیں یہ بدعت کھانے پینے میں ہے۔ نہ امور دین میں (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ نمبر 260) یعنی کھانے پینے میں جو بدعت ہو وہ نقصان دہ نہیں ہے۔ نقصان دہ وہ بدعت ہے جو دین میں ہو۔

برفتگانی کیلئے حکم:

(1)- نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں حوض کو شرپ تم لوگوں کا پیش خیر ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے۔ جب میں انہیں (حوض کا پانی) دینے کیلئے بخوبی کا انہیں میرے سامنے سے سمجھنے لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اسے میرے رب یہ تو میری امت کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا تھی باتیں نکالی تھیں۔ (بخاری شریف کتاب الفتن)

(2)- نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ قلاں

شخص آپ کو سلام کہتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بخوبی ہے کہ اس نے دین میں
ئی باتیں نکالی ہیں۔ (بدعی ہو گیا ہے) اگر وہ بدعی ہو گیا ہے تو اس کو میر اسلام نہ کہنا۔ (سنن داری جلد
1 رقم المحدث 393، حوالہ تبیان القرآن جلد سوم صفحہ 535 بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب)
(3)۔ ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابو طاہب نے کہا کہ اہل احواہ (بدعی) کہ ساتھ نہ بخوبیہ ان سے بحث
کرو۔ کیونکہ میں اس سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ تم کو اپنی گمراہی میں ڈیو دیں گے۔ یا جس دین کو تم
پہنچاتے ہو اس میں شمات ڈال دیں گے۔ (سنن الداری جلد 1 رقم المحدث 391، حوالہ تبیان

القرآن جلد سوم صفحہ 535 بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب)

(4)۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں قال رسول اللہ ﷺ ان الله حجب العربة عن
صاحب کل بدعة ترجم رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعی پر تو بکار روازہ بند کر دیا
ہے (طریق اوسط صفحہ نمبر 113 جلد 5 رقم المحدث 4214، صحیح الزوائد صفحہ نمبر 192 جلد 10، حوالہ
دین الحجج جلد دوم صفحہ 79)

جشن میلاد مطہری اور جمیونِ کردار اعلان:

آیت نمبر 1:

وَإِنْ تَعْدُهُو نَعْمَةَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا - اور گر ارشد کی نعمتوں کو نوتوق شمارہ کر سکو گے۔ (پارہ نمبر
13 رکوع نمبر 17)

بے شک اللہ تعالیٰ کی نعمیں لا تعداد اور بے حساب اور حد شمار سے باہر ہیں مگر ان سب نعمتوں میں سب
سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی جان جان جہان و جان ایمان حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ کی
ذات بارکات ہے۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر 1)

کتاب کے مصنف نے یہ آیت 12 راتی الاول کی مریمہ عید اور جلوس کو ثابت کرنے کیلئے لکھی ہے لیکن
اس آیت سے 12 راتی الاول کی مریمہ عید اور جلوس کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

قارئین کرام اس آیت کو پڑھو بار بار پڑھو اور اس کے ترجمہ کو بھی غور سے پڑھو۔ لیکن آپ کو اس آیت

میں کہیں بھی 12 ریت الاول کی مروجہ عید میلاد منانے اور جلوس نکالنے کا حکم نہیں ملے گا بلکہ اس آیت سے پہلے کی آتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے بندوں کیلئے زمین اور آسمان بنائے آسمان سے پانی نازل کیا بچھل پیدا کیے دریا پیدا کیے سورج اور چاند پیدا کیے دن اور رات بنائے اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کا ذکر کر کے اپنے بندوں کو فرماتے ہیں کہاے میرے بندوں تم میری نعمتوں کو گن نہیں سکتے بے شک اللہ کی نعمتوں بے شمار ہیں۔ اللہ کے نبی حضرت محمد کریم ﷺ بہت بڑی نعمت ہیں۔ نبی ﷺ کی نبوت بڑی نعمت ہے۔ اللہ کا دین بڑی نعمت ہے۔ انسان کے جسم کا ایک ایک اعضا اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو گناہ نہیں جاسکا۔ لیکن ان تمام نعمتوں میں سے صرف ایک نعمت کا جشن عید میلاد منانا جیسا کام صفت کا خیال ہے دیگر نعمتوں پر جشن نہ منانا ان سے نافضی ہو گی اگر اس آیت کا مطلب یہی ہوتا کہ نبی ﷺ نے بھی اس آیت کا یہی مطلب لیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی روشنی میں اپنا جشن عید میلاد مروجہ طریقے سے ہرسال منایا ہوتا یا پھر کم از کم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہی اس آیت کا بندگی ہرسال مروجہ جشن عید میلاد منانا اور جلوس نکالنا ثابت کرتے اور یہ ہرگز ثابت نہیں ہے اس آیت سے 12 ریت الاول کی مروجہ عید اور جلوس کا جواز نکالنا دین میں تحریف کرنا ہے۔

آیت نمبر 2:

لقد من الله على المولى منين أذ بعث فيهم رسولاً من أنفسهم۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا (پارہ 14 رکوں 8) چونکہ ایمان داروں پر سب سے بڑی نعمت کا سب سے بڑا احسان ظاہر فرمایا ہے۔ (جشن میلاد نو نمبر 1)

کتاب کے صفت نے اس آیت کا حوالہ پارہ نمبر 14 رکوں 8 دیا ہے مگر پارہ 14 رکوں 8 میں یہ آیت نہیں ہے۔ کتاب کے صفت اس آیت سے بھی 12 ریت الاول کی مروجہ عید اور جلوس کو ثابت کر رہے ہیں۔ مگر اس آیت سے 12 ریت الاول کی عید ثابت ہوتی ہے اور نہ جلوس ثابت ہوتا ہے اس

آیت سے ۱۲ ارجع الاول کی عید اور جلوس کو ثابت کرنا سیند زوری اور دین پر اثراً کرتا ہے مولوی صاحب کوچا ہے تھا کہ وہ اس آیت کی تفسیر میں کوئی صحیح حدیث پیش کرتے جس سے ۱۲ ارجع الاول کی مروجہ عید میلاد مٹانے اور جلوس نکالنے کا شوٹ ملتا مگر مولوی صاحب نے کوئی حدیث پیش نہیں کی بلکہ اس آیت میں تو اللہ پاک یہ فرمائے ہیں۔ کہ ہم نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے رسول بھیجا اس کے آگے آیت کے حصہ میں یہ ہے جوان پر اس کی آئیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گراہی میں تھے۔

بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی اپنی تفسیر قیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نوع انسان اور بشر سے سیدنا محمد ﷺ کو میتوں کیا اور یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نور، نار، ملائکہ یا جنات میں سے آپ کو میتوں کر دیتا۔ تو انسانوں کیلئے آپ سے استفادہ کرنا ممکن نہ ہوتا آپ کی سیرت مسلمانوں کیلئے نہ نہ اور جنت نہ ہوتی اس لیے اللہ نے اپنا یہ عظیم رسول فرشتوں میں سے بھیجا۔ جنات میں سے نور میں سے نہار میں سے بکریہ عظیم رسول انسانوں میں میتوں کی میتوں کی جس میں سے اس عظیم رسول کو بھیجا تاکہ مومن اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس کی بات سن کیں اس کے عمل کو دیکھیں اور بے شک اللہ کا مومنوں پر بہت بڑا احسان ہے۔ (قیان القرآن جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 450)

جس پیغمبر پر یہ آیت نازل ہوئی اس نے تو یہ معنی نہیں لیا اور نہ ہی حضرت امام ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا ثابت ہے جو آپ اس آیت سے ثابت کر رہے ہیں۔

آیت نمبر 3:

و اما بِسَعْدَةِ وِبِكَ فَهَدَتِ اُرَابِيَّنَ رَبِّكَ لِنَعْتَ كَا خَبَبَ چَرَچَارَوْ۔ (پارہ 30 رکوع 18 جشن میلاد صفحہ نمبر 2)

محترم تاریخیں اس آیت میں آپ کو ۱۲ ارجع الاول کی مروجہ عید اور جلوس کے نکالنے کا ایک بھی حرف نہیں ملے گا۔ کتاب کے مصنف کوچا ہے تھا کہ اس آیت کی تفسیر میں نبی ﷺ کا فرمان پیش کرتے۔ جس

سے ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید مٹانے اور جلوس نکالنے کا جواز (کلام) مگر صرف نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو یہ ارشاد فرمائے ہیں اے میرے محبوب اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو اس آیت میں یہ تکمیل فرمایا کہ ۱۲ اریج الاول کو عید مٹانے اور جلوس نکالو بر طبعی مولوی حسین الدین مراد آبادی نے کنز الایمان کی تفسیر میں اس آیت کے حاشیہ نمبر ۱۲ کے تحت لکھا ہے نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکرگزاری ہے۔ (صفحہ نمبر 778)

دین اسلام بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کا بیان کرنا اور عمل کرنا شکرگزاری ہے جب کہ دین اسلام میں نئی نئی بد عادات نکالنا اور اس کا بیان کرنا اور لوگوں کو عمل کی دعوت دینا شکری اور ناقدری ہے۔ اور نہ ہی آنحضرت ﷺ اور حضرت امام ابو حیین رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا یہ مطلب تکمیل فرمایا جو آپ سے لے رہے ہیں۔

آیت نمبر 4:

الس قر الى الذين بدلوا نعمة الله كفرا كيام نے انہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت نا شکری سے بدل دی۔ (پارہ نمبر 13 و درج نمبر 17 جشن میلاد صفحہ نمبر 2)

میرے بحایہ اس آیت سے بھی ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید اور جلوس ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر آپ اس آیت کو اور اس کے ترجیح کو پڑھیں۔ آپ کوئی بھی ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید اور جلوس نکالنے کا حکم نہیں ملے گا۔ بلکہ اس آیت میں تو اللہ پاک یہ فرمائے ہیں کہ اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ کفار کرنے آپ ﷺ پر ایمان نہ لائے کرنے شکری کی ہے آپ ﷺ پر ایمان نہ لائے شکرگزاری ہے اور ایمان نہ لانا نا شکری اور ناقدری ہے۔ بر طبعیوں کے بہت بڑے مفتی احمد یار گجراتی نے کنز الایمان کی تفسیر میں اس آیت کے تحت حاشیہ نمبر 6 میں لکھا ہے اللہ کی نعمت نیک ﷺ پر ایمان نہ لائے کافر مکان کا کفر اور سرکشی یہ نعمت بدلتا ہے اشرف الحواثی میں علی المؤمنین اور نعمت بدلتے والے کفار مکان کا کفر اور سرکشی یہ نعمت بدلتا ہے اشرف الحواثی میں

اس آیت کے تحت حاشیہ نمبر 6 میں لکھا ہے ان سے مراد کفار و مشرکین کے سردار ہیں۔ خصوصاً رؤسائے قریش جن پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا کہ ان کی راہنمائی کیلئے آنحضرت ﷺ کو مجموع فرمایا قرآن اتنا اور انہیں سارے عرب میں سرداری عطا کی گئی انہیوں نے اس احسان کا بدلایا کہ ناشرکی پر کربہ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کو جھٹالیا اور آپ ﷺ کی مخالفت میں کوئی دیقہ اٹھانے رکھا۔ محض حضرات اس آیت کی تفسیر میں بھی ۱۲ اربع الاول کی مرتبہ عید اور جلوں کا حکم نبی اکرم ﷺ اور امام بو حنیف رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں ملے گا۔

آیت نمبر 5:

صرف ترجیح نقل کیا ہے۔ تم فرماؤ اللہ کے ہی فضل اور اس کی رحمت پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ سب ان کی دھن دولت سے بہتر ہے۔ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۱ جشن میلاد صفحہ نمبر ۳)

اس آیت میں اللہ کا فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟ بریلی مولوی فتحی الدین مراد آبادی کنز الایمان کی تفسیر میں اس آیت کے تحت حاشیہ 139 میں لکھتے ہے فرح کسی بیماری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جولاند حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہے۔ معنی یہ ہے ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے انہیں مواطن اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابن حبیس و حسن و قیادہ نے کہا اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے جب عراق کا خراج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے دیکھنے کیلئے نکل آئے۔ ان کا خادم بھی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خراج میں آئے ہوئے اوتھوں کو سمجھنے لگے۔ لیکن کہاں تک گئے تھے تو کہنے لگے خدا کا شکر ہے ان کا خادم کہنے والا کہ خدا کی قسم یہ بھی خدا کا فضل اور رحمت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہیں اللہ تعالیٰ نے بفضل اللہ و برحمته کہہ کر قرآن اور اس سے استفادہ مراد لیا ہے۔ اس لیے اس کو فضل اور رحمت نہیں بلکہ ممایع جمیعون بھنا چاہیے کیونکہ یہ ہمارا جمع کرو ہے۔ فضل

درحت کی تو بہت بڑی شان ہے اس آیت سے ہمیں آیت میں اللہ فرمائے ہے ہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک عظیم نعمت آئی ہے اور جلوں کی بیماریوں کی شفاء آئی اور وہ مومنین کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔ یعنی قرآن پاک آپ لوگوں کی طرف بھیجا اس رحمت یعنی قرآن پاک کو حاصل کر کے خوش ہونا چاہیے کون مسلمان ہے جو اس رحمت یعنی قرآن پاک کو حاصل کر کے اور اس پر عمل کر کے خوش نہ ہوتا ہو۔ لیکن اس آیت سے ۱۲ ارشیع الاول کی مروجعید اور جلوں کا جواز نکالنا دین میں تحریف کرنے ہے نہ ہوتا۔ لیکن اس آیت سے ۱۳ ارشیع الاول کی مروجعید اور جلوں کا جواز نکالنا دین میں تحریف کرنے ہے نہ ہی نبی ﷺ نے اور نہ اسی آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور نہ اسی حضرت امام ابوظیف رحمۃ اللہ علیہ مطلب لیا۔ جو مولوی صاحب لے رہے ہیں۔

برادران اسلام:

آپ نے ان آیات کے ترجمہ و تفسیر کو ملاحظہ فرمالیا۔ کسی ایک آیت سے بھی ۱۲ ارشیع الاول کی مروجعید کو منانے اور جلوں نکالنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ مولوی صادق صاحب نے یہ آیات ۱۲ ارشیع الاول کی مروجعید اور جلوں نکالنے کے ثبوت کیلئے لکھی ہیں۔ مگر ان کے اپنے بریلوی بھائی مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب لکھتے ہیں تو پھر محض میلاد۔ جلوں میلاد۔ ختم گیارہویں شریف۔ عرس شریف بلکہ تمام معمولات اہل سنت تقریباً ناجائز قرار پائے گی۔ بلکہ تکلید شخص بھی ناجائز قرار پائیں گی کیونکہ یہ نہ کوہہ بالاصراحت قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے۔ (فضیلۃ الداکرین صفحہ نمبر 41/40)

قارئین کرام مولوی صاحب کے بریلوی بھائی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام نہ تو قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ یہ کام نہ تو قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے۔ اور یہ کام بریلوی حضرات دین کا حکم بھی کرتے ہیں۔

حالانکہ یہ کام نہ قرآن سے ثابت ہیں۔ نہ حدیث سے اس لیے ۱۲ ارشیع الاول کی مروجعید میلاد منانا اور جلوں نکالنا بدعوت ضلالت اور ناجائز ہیں۔ جس کام کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے دین میں مقرر نہیں کیا۔ پھر کوئی شخص اس کام کو دین میں مقرر کرتا ہے تو وہ شخص شریعت سازی کا مرکب اور بدعتی ہوتا ہے

مولوی صاحب جواب دیں:

(۱)۔ یہ آیات نبی ﷺ پر نازل ہوئیں تھیں۔ تو پھر کیا اللہ کے رسول ﷺ نے ۱۲ اربع الاول کی مروجہ عید کو ہر سال منانے اور جلوس نکالنے کا حکم دیا تھا۔ یا یہ کام خود کیے تھے؟ قرآن و حدیث سے دلیل پیش کریں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں کیے تھے تو پھر کیا اللہ کے رسول ﷺ نے ان آیات پر عمل نہیں کیا تھا۔ (فتوذ بالله)

(۲)۔ کیا حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم نے یہ آیات پڑھ کر ۱۲ اربع الاول کی مروجہ عید میلاد کو ہر سال منایا اور جلوس نکالا تھا؟ حدیث کی کس کتاب میں ہے۔

(۳) اگر یہ کام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں کیے تھے تو پھر کیا انہوں نے ان آیات پر عمل نہیں کیا تھا؟

(۴)۔ کیا حضرت امام ابو حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیات پڑھ کر ۱۲ اربع الاول کی مروجہ عید کو منایا اور جلوس نکالا تھا؟ امام صاحب کا یہ عمل نقش کی کس کتاب میں ہے؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت قاتوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول ﷺ سے ہیر شریف (سوسوار) کا روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ فہ و لدت و فہ انسل علی یعنی اس دن میری بیدائش ہوئی اور اسی دن مسیح پر قرآن نازل کیا گیا۔ مخلوکہ شریف صفحہ ۱۷۹ اس فرمان نبوی سے یوم میلاد انہی اور یوم زوال قرآن کی اہمیت اور اس دن کی یادگار منانا اور شکر نعمت کے طور پر روزہ رکھنا ثابت ہوا۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر ۴)

معزز قارئین اس حدیث کو پڑھو۔ اس حدیث سے صرف سوسوار کا روزہ رکھنا ثابت ہوتا ہے جس کا اقرار خود مولوی صاحب نے بھی اور پرانی عبارت میں کیا ہے۔ مگر اس کے باوجود مولوی صاحب یہند نوری سے اسی حدیث سے ۱۲ اربع الاول کی مروجہ عید اور جلوس نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں روزہ رکھنے میں کسی کو اختلاف نہیں آپ ہر سوسوار کا روزہ رکھیں کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا اختلاف اس وقت ہے جب آپ حدیث کا غیر مقبول غلط بیان کریں گے۔ مولوی صاحب اس حدیث سے زیادہ سے

زیادہ سو ماہ کا روزہ ثابت ہوتا ہے۔ جو من رسول ﷺ ہے۔ مگر اس کے برعکس بریلوی حضرات اس دن اچھے اچھے کھانے پکا کر کھاتے ہیں۔ جوان کی اپنی ہی دلیل کے خلاف ہے پھر اس میں سو ماہ کے دن کے روزے کا ذکر ہے اگر سو ماہ کا دن نہ ہو تو روزہ بھی نہ رہا اگر روزہ نہ رہا تو آپ کی دلیل بھی نہ رہی۔ اس حدیث سے تو ہر سو ماہ کا روزہ رکھنا ثابت ہوتا ہے۔ اگری آپ کی دلیل ہے تو پھر کیا آپ سال کے جتنے سو ماہ کے دن آتے ہیں۔ ان دنوں میں بھی مردوجہ جشن عید میلاد مناتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں؟

لقطہ عید کی حقیقت: مولوی صاحب لکھتے ہیں:

پیرمان نبوی ﷺ حجۃ البارک آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن بھی ہے اور عید کا دن بھی ہے بلکہ عند اللہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑا دن ہے۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر 6) پھر آگے لکھتے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیتِ الیوم اکملت لكم دینکم تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید مناتے اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا آیت نازل ہی اس دن ہوئی جس دن دو عید یعنی حسیں یوم جمعہ اور یوم عرفہ (جشن میلاد صفحہ نمبر 6) مولوی صاحب کو چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے عید کا شرعی معنی کرتے پھر اس کے متعلق لکھتے۔ مگر مولوی صاحب ایسا نہیں کر سکے۔ لکھتے ہیں ہر خوشی کے دن کیلئے لقطہ استعمال ہوتا ہے۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر 7) مولوی صاحب لقطہ عید کا یہ معنی افت کے اعتبار سے ہے نہ کہ شرعی اعتبار سے۔ عید کے شرعی معنی کے متعلق بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب اپنی تفسیر تبيان القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 67 پر لکھتے ہیں شریعت میں عید کا دن یوم الفطر اور یوم آخر کے ساتھ مخصوص ہے اور جب کہ یہ دن خوشی کیلئے بنایا گیا ہے مولوی غلام رسول سعیدی صاحب کی تحریر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کے نزدیک بھی شرعی عید سصرف دو ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ مولوی غلام رسول سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ شرعی اور اصطلاحی عید تو صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ (تبیان القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 68)

الحدیث پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عید ہیں ہیں۔ تیسرا عید نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں حقیقی عید ہیں جو تہوار کے طور پر منائی جاتی ہیں اور ان کے شرعی احکام ہیں۔ وہ دو ہی عید ہیں ہیں۔ عید النظر اور عید الاضحیٰ کو تہوار کے طور پر منانے کا حکم تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اور تیسرا عید یعنی ۱۲ ربیع الاول کی عید کو تہوار کے طور پر منانے اور جلوس نکانے کا حکم اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں دیا۔ اس لیے یہ بدعت خلافت اور ناجائز ہے۔ جواب کی مناسبت سے یہاں محترم جناب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کاظمی مضمون پیش کرتا ہوں۔ کچھ فرق سے کچھ بھی ذلائل مہتمم رضائے مصطفیٰ 1407ھ میں شائع ہوئے تھے اگلے جواب میں حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے یہ مضمون لکھا تھا میں یہ مضمون ان کی کتاب عید میلاد کی تاریخی و شرعی حیثیت سے نقل کر رہا ہوں۔

"عید میلاد" کے جواز کے ذلائل "پر ایک نظر" رضائے مصطفیٰ "کو جراحت اول کے جواب"

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ "کو جراحت اول" (شمارہ ربیع الاول 1407ھ) میں "تیسرا عید"

عید میلاد کے جواز میں تین حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ جواز کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہیں۔
حدیث اول! **نبی ﷺ نے فرمایا۔** "تحقیق جمع کا دن سید الایام" ہے اور اللہ کے نزدیک اس کی عقائد عید الاضحیٰ اور عید النظر سے بھی زیادہ ہے اس دن اللہ تعالیٰ کے آدم کو پیدا کیا۔ اسی دن انہیں زمین پر آتا رہا۔ اور اسی دن انہیں وفات دی۔

دوم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسے مسلمانوں کے گروہ تحقیق اس جمعر کے دن کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے پس قتل کرو جس کے پاس خوبیوں وہ استعمال کرے اور مساوک لازم پکڑو۔

سوم! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی کے پاس مکمل دین کی آیت پر گئی تو اس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ (یہ دن توہارے ہاں پہلے ہی ہے) بلکہ یہ آیت تو دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے۔ (یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن) (مکہ اور شریف باب المحر) یہ تین حدیثیں نقل کر کے "رضائے مصطفیٰ

"کامضیون نگار لکھتا ہے کہ مکرین شان رسالت و ہنافین عید میلاد النبی (صلوات اللہ علیہ وسلم) یہ کہتے رہتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عید ہیں اس لیے عید میلاد بدعت اور دین میں اضافہ و رخدہ ہے گرذ کوہ جنہوں احادیث سے صریح طور پر واضح ہے کہ عید صرف عید الغفران اور عید الاضحیٰ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کیلئے ہر جمعہ کے عید ہونے کی وجہ سے ہر رخصت عید ہوتی ہے۔ ہر بیان میں چار پانچ عید ہیں ہوتی ہیں۔ اور رسال بھر میں درجنوں عید ہیں منائی جاتی ہیں۔ اور درجنوں عیدوں کی طرح جمعی عید کو قابل خوبصوراً اور مسواک کا اہتمام ہونا چاہیے..... جس کا یہ نظریہ ہے کہ اسلام میں تیسرا عید یا اور کوئی عید نہیں وہ سراسر جاہل و اجتنب اور احادیث مبارک کا مکر ہے اگرچہ ظاہر احمدیہ کہلاتا ہو۔ معلوم ہوا کہ عید میلاد النبی کو وشنوں کا یہ نظریہ وکلیہ سراسر باطل ہے کہ "دو عیدوں" کے علاوہ تیسرا کوئی عید نہیں۔ جب کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ سال بھر میں مسلمانوں کیلئے درجنوں کے حساب سے عید ہیں آتی ہیں۔ اور منائی جاتی ہیں۔ (ص 12)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لیے نقل کیا ہے کہ "عامیان میلاد" کا پورا نقطہ نظر اور ان کے "دلاں کا حدود اور بعد سائنس آجائے۔ اب ہم اپنا نقطہ نظر اور دلاں پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ "رضائے مصطفیٰ" کامضیون نگار ہمارا موقف بھی ہمارے ہی لفظوں میں نقل کر کے اس کا جواب دے گا۔

1۔ سب سے پہلے تو مضمون نگار نے "عید میلاد" کو مردجہ طریقے سے نامانے والوں کو "مکرین شان رسالت" کہا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان بھی عید میلاد النبی اس طرح سے نہیں نامانا۔ جس طرح سے یہ "فرقہ بریلویہ" نامانا ہے تو وہ شان رسالت کا (نحوہ باللہ) مکر ہے اب ہم

مضمون نگار سے پہچنتے ہیں کہ:

☆ کیا خور رسول اللہ ﷺ نے اس طرح اپنائوم میلاد نامایا ہے؟

☆ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ وسلم اجھیں نے نامایا ہے؟

☆ کیا تابعین و تبع تابعین نے نامایا ہے؟

☆ کیا "امسر بعد" اور دیگر ائمہ نے مٹایا ہے؟
☆ حتیٰ کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف وغیرہم (جن کے آپ مقلد ہے) نے اس طرح مٹایا ہے؟

اگر جواب اثبات میں ہے تو ثبوت پیش کیجئے ہا تو ابھرنا کم ان کشم صادقین۔ اور اگر جواب نئی میں ہے تو فتویٰ صادر فرمادیجئے کہ (نحوہ بالله) یہ سب بھی "مکرین شان رسالت" ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم دتابیعین رحمۃ اللہ علیہ بھی شان رسالت کے مکر ہیں اور ائمہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ بھی شان رسالت کے مکر ہیں۔ آخر یہ کیا انصاف ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابیعین رحمۃ اللہ علیہ اور ائمہ کرام "عید میلاد" نہ منائیں۔ تو یوں پر ہر سکوت.....! اور انہی کی اقتداء میں الہدیہت اس "بدعت" سے اختاب کریں تو وہ "مکرین شان رسالت" "قرار پائیں؟ گویا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہیرو کار تو" مکرین شان رسالت"؟ اور بدعت ایجاد کرنے والے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے سے نظر و عنا درکھنے والے عاشقان رسول ﷺ کی خوبیست؟

خود کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کر شہزاد کرے

☆ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ نے "سیدالایام" قرار دیا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے تو اس کی وجہ بھنیں یہیں کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی تھی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی اصل وجہ فضیلت یہ ہے کہ یہ دن مسلمانوں کی خاص عبادت کا دن ہے۔ اگرچہ عبادت کا اہتمام عیدین پر بھی کرنے کا حکم ہے لیکن اصلاً یہ دن مسلمانوں کے ملی ہمارا اور انہما فرحت و سرسرت کے دن ہیں۔ جبکہ جمع غایص عبادت کیلئے ہے۔ اس لئے اس کی فضیلت عیدین سے بھی زیادہ ہوئی۔ حکم تخلیق آدم کی وجہ سے اسے یہ شرف حاصل ہوا ہوتا تو یقیناً حضرت نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کو بھی اللہ تعالیٰ خاص شرف و عظمت کا دن قرار

دیتا۔ علاوہ ازیں جمع کی جو بھی فضیلت ہے (جایہ حس بجد سے بھی ہواں سے تطلع نظر) اسے خود نبی ﷺ نے اپنے واضح ارشادات سے فرمایا ہے لیکن کیا "یوم میلاد" کی بھی کوئی خاص فضیلت کسی حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے اگر ایسا ہے تو وضاحت فرمائیے تم بھی مان لیں گے۔ کہ جمع کی طرح یا عیدین کی طرح یا عرف کی طرح یوم میلاد کی بھی فضیلت ہے اور اگر یوم میلاد کی فضیلت کسی بھی حدیث میں بیان نہیں کی گئی ہے تو جمع کی فضیلت کے اثبات سے یوم میلاد کی فضیلت کا اثبات کس طرح ہو جائے گا؟ ایک کی فضیلت مخصوص ہے اور دوسرے کی خود ساخت ایک کی فضیلت خود نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہے جب کہ دوسرے کی فضیلت ایجاد بندہ ہے ایک کی فضیلت چودہ سو سال سے سلم ہے جبکہ دوسرے کی فضیلت چند سالوں یا زیادہ سے زیادہ چند صد یوں کی بات ہے اور وہ بھی ایک مخصوص طبقے کے نزدیک

پہلی تقاضہ را ادا کیا است تا پہلیا

نہ تبی ﷺ نے یوم میلاد کو عظمت اور فضیلت کا حال بتایا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے فضیلت والا دن مانا اور شاہزادین نے اسی اس کی فضیلت کی کوئی صراحت کی ہے تو پھر اسے جمع کی فضیلت پر کیوں کر قیاس کیا جا سکتا ہے؟

☆ تیری بات یہ ہے کہ جمع کو باشہ بعض احادیث میں "عید" کہا گیا ہے۔ لیکن یہاں بھی ادا سوال بھی ہے کہ کیا "یوم میلاد" کو بھی کسی حدیث میں "عید" کہا گیا ہے؟ اگر کہا گیا ہے تو بلاشبہ جمع اور عیدین کی طرح "یوم میلاد" کو بھی "عید" سمجھنا بالکل صحیح ہے لیکن اگر کوئی اس کا ثبوت نہیں ہے تو جمع کو عید کہنے یا مان لینے سے "یوم میلاد" کا عید ہونا کیونکر ثابت ہو گا۔

☆ ٹانیاً جمع کو عید کا دن کہا گیا ہے۔ تو اس دن حکم کن چیزوں کا دیا گیا ہے؟ حمل کرنے "خوبیوں" کے "صاف سترے کپڑے پہننے" مسوک کرنے اور نماز جحدادا کرنے کا اور مسلمان ہر جمع کو کام کرتے ہیں۔ گویا اور جو دو اس بات کے کہاے حدیث میں "عید" کہا گیا ہے جمع کے دن "عید" والا اہتمام کہیں بھی نہیں ہوتا۔ اس دن لوگ کاروبار بھی کرتے ہیں۔ عید کی طرح تمام کاروبار

بند نہیں ہو جاتے۔ اس دن شادی ہیاہ عام ہوتے ہیں۔ جبکہ عید والے دن کوئی مسلمان شادی نہیں کرتا اس دن کھانے پکانے کا وہ اہتمام بھی نہیں ہوتا۔ جو عید والے دن ہوتا ہے۔ اس دن کوئی جشن عید نہیں منایا جاتا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جمع کو عید صرف حکما کہا گیا ہے ورنہ جمع عید بین کی طرح حقیقی عید نہیں ہے۔ اس لیے عید بین کی طرح اس میں اہتمام نہیں کی جاتا جس طرح متقول فی سبیل اللہ تو حقیقی شہید ہے لیکن اس کے علاوہ بھی نبی ﷺ اپنے تکلی افراد کو شہید قرار دیا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں موجود ہے۔ یہ سب شهداء حکما شہید ہیں۔ لعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو بھی قیامت والے دن شہادت کے اجر و ثواب سے سرفراز فرمادے گا۔ بالکل یہی حیثیت جمع کے دن کی ہے کہ اسے بھی مسلمانوں کے خصوصی دن ہونے کی وجہ سے حکما عید قرار دے دیا گیا ہے۔ عزد کا دن بھی اسی حقیقی میں حکما عید ہے کہ وہ عبادت کا خاص دن ہے بنابریں مسلمانوں کی اصل عیدیں تو فی الواقع دو ہی ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ وجہ ہے کہ "عید جمع" کبھی کسی نے نہیں کہا کیونکہ اسے حقیقتاً عید نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بھی عید کہا اور سمجھا جاتا تو خود "رضائے مصطفیٰ" کے مضمون نہ گار "عید میلاد" کو تیری عید نہ کہتے (جیسا کہ انہوں نے عنوان ہی میں اسے "تیری عید" تسلیم کیا ہے) بلکہ "عید میلاد" کو ۵۶ ویں عید کہتے۔ کیونکہ سال میں جمouں کی صورت میں باون (۵۲) عیدیں تو ایک ہو گئیں اور یوم عزیز عید ہوا اور دوسرا عید میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہو گئیں ۵۵ عیدیں تو یہ ہو گئیں۔ اور اس حساب سے "عید میلاد" ۵۶ ویں عید ہوئی تھے کہ تیری عید اس لیے محترم اگر عید جمع و عید عرفہ سے استدلال کرنا ہی ہے تو "عید میلاد" کو تیری عید کیوں کہتے ہو؟ اسے ۵۶ ویں عید کہتے

☆ چہارم جمع کا دن حقیقی عید ہوتا تو اس دن روزہ کی حالت میں بھی جائز ہوتا حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ صرف ایک لفظی روزہ کسی نے رکھتا ہو تو وہ جمع کوئی رکھے۔ البتہ اگر کوئی شخص روزے رکھتا چلا آرہا تو اس صورت میں جمع کا روزہ بھی رکھے۔ (زاد العار)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ جمع کا دن حکما عید ہے۔ حقیقتاً عید نہیں اگر حقیقتاً عید ہوتا تو اس دن کسی لحاظ

سے بھی روزہ رکھنا جائز نہ ہوتا جس طرح کر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا قطعاً حرام اور منوع ہے

☆ پنج یوم میلاد بھی اگر مسلمانوں کیلئے عید کا دن ہوتا تو اس دن بھی مسلمانوں کیلئے روزہ رکھنے کی ممانعت ہوتی حالتکہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ یوم النتشین (سوار) کا روزہ رکھتے تھے جب آپ سے اس کی بابت پوچھا گیا کہ اس دن آپ روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ سیریٰ ولادت اور نزول وحی کا دن ہے۔ (صحیح مسلم، بخاری البدریۃ والتحمیۃ ح 2 ص 269) گویا نبی ﷺ نے اپنا یوم ولادت اگر منایا ہے تو یوم شکر کے طور پر منایا ہے یوم عید کی طرح نہیں اس لیے مسلمان بھی اگر ولادت ہبھی ﷺ کے شکرانے میں یوم ولادت پر روزہ رکھیں تو یہ باشہر جائز ہے بلکہ سنت رسول ﷺ ہے۔ لیکن یہ ہر بے توجیب کی بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ تو اس دن روزہ رکھیں اور ان کی محبت کا درم مجرم نہ ہے اگر کہیں کہتے یہ تو عید کا دن ہے ان اللہ و انما الیہ راجعون۔

مولوی صاحب رے تکمیل ہے:

جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن عید کا دن مکالہ دلوں ہمیدوں سے بڑا کروکتا ہے۔ تو سیدنا سید الانبیاء ﷺ کا یہ یوم پیدائش عید میلاد نبی ﷺ کیوں نہیں ہو سکا؟ (جشن میلاد مفتون ۶)

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن حمد البارک ہے۔ حمد البارک کو عید کا دن اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے کہا ہے حمد البارک حکی عید ہے حقی عید نہیں ۱۲ ربيع الاول کو عید کا دن اس لیے قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے اسے عید کا دن قرار نہیں دیا۔ حمد البارک مسلمانوں کی عبادت کا دن ہے حمد البارک کی عبادت فضل کرنا۔ مساوا کرنا۔ خوشبو لگانا۔ جمد کیلئے جلدی جانا اور خطبہ سننا وغیرہ ہے۔ اس کے برکس ۱۲ ربيع الاول کی عید کا آپ لوگوں نے اپنی عقل سے ایجاد کیا ہوا ہے اور ۱۲ ربيع الاول کی عید کی عبادت گذئے۔ ترکیش ٹرالیاں۔ تائے رکش۔ گھوڑے۔ کھوتہ رہیڑیاں۔ اونٹ۔ موڑ سائکل۔ وغیرہ جو کہ جلوں نکالنا۔ یہ عبادت کا طریقہ بھی اپنی عقل سے ایجاد کیا ہوا ہے۔ قرآن و حدیث سے اس عبادت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بریلوی

مولوی غلام رسول سعیدی صاحب خود ساختہ عبادت کے طریقے کے متعلق لکھتے ہیں۔ اپنی عقیل سے عبادت کے طور طریقے وضع کرنا جائز نہیں ہے۔ لوگ اپنی عقیل سے عبادت کے طریقے (جس طرح اربعین الاول کی عید کے دن عبادت کا طریقہ ہے) وضع کر لیتے ہیں پھر اس کی تائید میں دلائل شریعہ طلاش کرتے ہیں اور جوان کے ہاتھے ہوئے طریقے کے مطابق عبادت نہ کریں (جس طرح احادیث ۱۲ رجیع الاول کی عید کے دن عبادت نہیں کرتے یعنی گذے۔ ریکٹر ٹالیاں۔ تائیگے۔ رکشے۔ گھوڑے۔ کوتوڑی ٹیڑیاں وغیرہ سجا کر جلوس نہیں لکاتے) اس کلاغنت ملامت کرتے ہیں اسی کا نام احادیث فی الدین اور بدعت سیدہ ہے عبادت صرف اسی طریقے سے کرنی چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عبادت کی ہے۔ اور جس طرح آپ نے ہدایت دی ہے اور جماعت صحابہ کا اس عمل رہا ہے۔ (تبیان القرآن جلد اول صفحہ 751 بحوالہ دین الحنفی جلد دوم صفحہ نمبر 113) مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی کے بیان کے مطابق عبادت صرف اسی طریقے سے کرنی چاہیے جس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اپنی عقیل سے عبادت کے طریقے ایجاد کرنا۔ (جس طرح ۱۲ رجیع الاول کی عید اور جلوس ایجاد کیا ہوا ہے) دین میں تی بات گھرنا ہے جو بدعت سیدہ ہے۔

مولوی صاحب نے کہا ہے:

صحتی بہ مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے۔ ہم پر آسمان سے ایک خان (ماکہ) اتنا کرو دوں ہمارے لیے عید ہو جائے اگلے اور پھر ہلوں کی۔ (الایہ پارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۵) سبحان اللہ جب ماکہ اور کن و ملوی جسی نعمت کا دن سید کا دن قرار پایا تو سب سے یہی نعمت یوم میلاد النبی ﷺ کے ہے تو یہ میں کیا تھا رب۔ (جشن میا ا صفحہ 718) مولوی صاحب یہ آیت اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اس آیت کی تفسیر میں اپنے پیدائش کے دن کو عید میلاد النبی ﷺ قرار دیں دیا۔ اگر پیدائش کے دن کو عید میلاد النبی ﷺ قرار دیا ہے تو پھر قرآن حدیث سے دل پیش کریں۔ اگر آپ دل پیش نہ کر سکے تو پھر آپ نے ۱۲ رجیع الاول کی عید اور جلوس کے جواز کیلئے اس آیت کی تفسیر اپنی رائے سے کی ہے جو بہت برا جرم ہے

بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی رائے سے قرآن میں کوئی بات کی وہ اپنا حکما نہ دوزخ میں بنالے۔ (بیان القرآن جلد اول صفحہ نمبر 127)

مولوی صاحب لے للعابہ:

امام احمد بن محمد قسطلانی۔ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے یہ دعا سیئے بیان نقل فرمایا۔ (صرف ترجمہ) اللہ اس شخص پر حرم فرمائیے جو اپنے پیارے تجیہ کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے (جشن میلاد صفحہ نمبر 7)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ امام احمد بن محمد قسطلانی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کی یہ ذاتی رائے ہے۔ انہوں نے کوئی شرعی دلیل نہیں پیش کی ان کے اتوال کوئی شرعی دلیل نہیں ہیں۔ اس لیے ان کے یہ اقوال دین میں جنت نہیں ہیں کی امام کے کسی بات کے کہدینے سے مسئلہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ قرآن و حدیث کے دلائل سے مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں ہیں، بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب نے لکھا ہے۔ اعتبار دلائل کا ہے۔ شخصیت کا نہیں ہے۔ (شرح صحیح سلم جلد اول صفحہ 42)

تاریخ ولادت

تاریخ ولادت میں زبردست اختلاف ہے مگر اس اختلاف کو مولوی صاحب نے ذکر نہیں کیا۔ مولوی صاحب کے بریلوی بھائی ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ حضور ابو یحییٰ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے خیال میں 3 رجیع الاول ہے حضرت عکرم رضی اللہ عنہ کے خیال میں 8 رجیع الاول اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خیال میں 12 رجیع الاول۔ علام ابن حوزی نے یہ تین قول پیش کر کے آخری قول کے بارے میں فرمایا کہ وہ زیادہ صحیح ہے۔ (بدعات صفحہ نمبر 9)

جیز عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غوثیۃ الطالبین میں تجیہ ﷺ کی تاریخ پیدائش و محرم لکھی ہے (تجیہ الطالبین مترجم حصہ دو صفحہ 121) بانی بریلویت بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا

نے لکھا ہے۔ اگرچہ اکثر محدثین اور منور حسن کے نزدیک تاریخ ولادت آنحضرت الاول ہے۔ اسی پر اہل زنج نے اجماع کیا ہے ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو تحریر کیا حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔ "مخلاطی" ذہبی نے تمہیب الدہب میں مزید کی اجماع میں اس پر اعتقاد کیا ہے اور قول مشہور کو قل کہہ کر ضعیف قرار دیا ہے دیباٹی نے دس ریائے الاول کو صحیح قرار دیا ہے۔

(آنابان انور کا صفحہ نمبر 21 ترجیح نمبر 59)

مولوی احمد رضا پیر لکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا سال ولادت حرم وسطیہ کی چاند رات جمعرات کا دن تھا۔ پس ماہ ولادت کریم کی چہلی تاریخ کو ہفتہ کا دن تھا اور درمیانی (منفر) کی چھلی تاریخ پیر کا دن تھا۔ اس ریائے الاول کی آنحضرت تاریخ پیر کا دن تھا۔ اسی لیے اصحاب علم زنج نے اس پر اجماع کیا ہے۔ (آنابان انور کا صفحہ نمبر 22 ترجیح نمبر 60)

سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور بیت دان عالم گنود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے ریاضی کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاول دوشنبہ مطابق ۱۲ پر میں ۱۴۵۵ھ میں ہوئی تھی۔ (سیرت ابن حیان و جشن و جلوس عید میلاد النبی ﷺ) قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور سولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے بھی ۹ ربیع الاول کو ولادت لکھی ہے۔ محترم بھائیو تاریخ ولادت کے اختلاف کو ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر نبی ﷺ نے اپنی بیدائش کے دن کو ہر سال عید میلاد کے طور پر منایا ہوتا تو یہ تاریخ کا اختلاف نہ ہوتا کیونکہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے جو دن عبادت کے طور پر مقرر کیے ہیں ان دونوں کیلئے تاریخیں بھی مقرر کی ہیں۔ تاریخ کے اس اختلاف سے روزے روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ۹ ربیع الاول کی عید کو تھوار کے طور پر مقرر کیا اور نبی جلوس نکالا اس لیے یہ بدعت خلافات اور ناجائز ہے۔

والله العزیز

مولوی صاحب لکھتے ہے کہ ابوالہب نے اپنی لوٹی شویں سے میلاد انہی کی خوشخبری سن کر اسے آزاد کر دیا جن کے صلی میں بروز پہر اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور انہی سے پانی چوٹنا سیر آتا ہے جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق موسیٰ کیلئے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوگی۔ (جشن میلاد صحیح نمبر ۱۰/۱۱)

(۱)۔ مولوی صاحب ابوالہب نے اپنی لوٹی کو آزاد کیا تھا تو پھر کیا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ابوالہب کافر کے اس عمل کو جاری رکھا تھا۔ اور اپنے مصحاب کو جاری رکھنے کا حکم دیا تھا؟ بحوالہ تحریر فرمائیں۔

(۲)۔ ابوالہب نے نبی ہونے کی حیثیت سے لوٹی کو آزاد کیا تھا۔ بلکہ بھتیجا ہونے کی حیثیت سے آزاد کیا تھا کیونکہ جب اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے نبی ہونے کا اعلان کیا۔ تو اس ابوالہب نے کہا تو بلاک ہوا جاتا نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا نبی اکرم ﷺ کا زبردست دشمن تھا۔

(۳)۔ اگر آپ نے ابوالہب کے طریقہ پر عمل کرنا ہے تو پھر آپ کو اور بریلوی عوام کو ہر سال ۱۲ اربع الاول کے دن لوٹی آزاد کرنی چاہیے۔

(۴)۔ یہ خواب کا واقعہ ہے ابوالہب کے بھائی حضرت عباس جنہوں نے یہ خواب دیکھا تھا وہ اس وقت کا فرحت۔ (شرح صحیح مسلم جلد سوم صفحہ ۵۷) ابراہیمی مولوی غلام رسول رسول عبیدی

(۵)۔ یہ خواب کا واقعہ ہے کی غیر نبی کا خواب شرعی دلیل نہیں بن سکتا بریلوی مولوی بشیر قادری اپنی کتاب القصیر الشدیدہ میں اپنے ہم سلک بریلوی بھائی کی کتاب الشواندی مکائد سے یہ عبارت نقل کرتا ہے کہ یہ خواب کے واقعات ہیں۔ اور خواب کو دلیل شرعی ہایا سکتا، اور نہ ہی دین میں خواب جنت واقع ہے۔ (القصیر الشدیدہ صفحہ نمبر ۳۲/۳۳)

مولوی صاحب جب خواب شرعی دلیل نہیں تو پھر یہ خواب ۱۲ اربع الاول کی عید اور جلوں کے جواز پر آپ کی دلیل نہیں جب یا آپ کی دلیل نہیں تو آپ کا دعویٰ باطل و مردود ہوا۔ بریلویوں کے بہت بڑے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب لکھتے ہیں بلا دلیل کوئی دعویٰ مسouع نہیں ہوتا۔ (سیف الفرید علی عنق المرید صفحہ نمبر ۱۵)

بریلوی مولوی محمد بشیر القادری صاحب نے لکھا ہے دعویٰ بغیر دل کے بھی غلط ہوتا ہے۔ (الفتنۃ
الشدیدۃ صفحہ نمبر ۳۲)

مولوی صاحب جب ابوالہب کا واقعہ آپ کی دلیل نہ بنات تو پھر آپ کا ارتیق الاول کی مروجہ عید منانے
اور جلوس نکالنے کا دعویٰ باطل و مردود ہوا۔

اعترافات:

مولوی صاحب نے المحدث کے رسائل سے ارتیق الاول کی مروجہ عید میلاد انہیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جائز ثابت
کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مولوی صاحب کتنے ہیں:

ہفت روزہ المحدث لاہور 27 مارچ 1981ء کی اشاعت میں رقم طراز ہے ملک میں حقیقی اسلامی
تقریبات کی طرح یہ بھی (عید میلاد انہیں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ایک اسلامی تقریب ہی شمار ہوتی ہے اور اس امر و اقد
سے آپ بھی انداز بھیں کر سکتے۔ کہاب ہر برس ہی ارتیق الاول کو اس تقریب کے اجلال و احترام میں
سرکاری طور پر ملک بھر میں قطعیل عام ہوتی ہے اور آپ اگر سرکاری ملازم ہیں۔ تو اپنے مند سے اس کو
ہزار بار بعدت کہنے کے باوجود آپ بھی یہ چھٹی مناتے ہیں اور آنکھہ بھی یہ جب تک یہاں چلتی ہے
آپ اپنی تمام تر المحدثیت کے باوجود یہ چھٹی مناتے رہیں گے خواہ کوئی ہزار بار مند ہنانے دس ہزار
بار ناراض ہو کر گلے جب تک خدا تعالیٰ کو مظہور ہوا یہاں اس تقریب کی کار فرمائی ایک امر و اقدی
ہے۔

مولوی صاحب کی ہوشیاری دیکھو مولوی صاحب اس عبارت میں کہاں لکھا ہے کہ ارتیق الاول کی
مروجہ عید مناؤ اور جلوس نکالو۔ بلکہ اس عبارت میں تو اس بات کا ذکر ہے کہ یہ تقریب اسلامی سمجھ کر
منائی جاتی ہے اور حقیقت بھی سمجھا ہے۔ کہ آپ یہ تقریب اسلامی سمجھ کر مناتے ہیں۔ اور اس عبارت
میں بھی یہی لکھا ہے کیا آپ یہ تقریب اسلامی سمجھ کر بھی مناتے ہیں۔
ہم بتنا بھی ناراض ہوں۔ یہ کام بند نہیں ہو سکتا کیونکہ حکومت اس کام کی سر پر ہتی کرتی ہے جب تک

اس کام کی سر پرستی حکومت کرے گی یہ رک نہیں ملکا جب تک اس ملک میں اسی حکومتیں ہیں۔ جو اس کی سر پرستی کرتی ہیں۔ یہ کام نہیں رک سکتا۔ کیونکہ یہ کام نہ ہب کے حوالہ سے کیا جاتا ہے شیعہ حضرات بھی 10 محرم کا گھوڑا اور ماتم نہ ہب کے حوالہ سے ہی کرتے ہیں اور حکومت ان کی سر پرستی کرتی ہے۔ بریلوی حضرات نے اشیعہ حضرات کے مطابق ملک میں حقیقی نہ ہبی پر ڈرام کی طرح یہ بھی دس محرم کا گھوڑا اور ماتم ایک نہ ہبی پر ڈرام ہی شمار ہوتا ہے۔ اس امر واقعہ سے بریلوی حضرات بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اب ہر برس ہی دس محرم کو اس تقریب کے اجال و احترام میں سرکاری طور پر ملک بھر میں دو تعطیل عام ہوتی ہیں۔ اور آپ اگر بریلوی حضرات سرکاری ملازم ہیں تو اپنے مند سے اس کو ہزار بار نادع یا کچھ اور کہنے کے باوجود آپ بھی یہ چیزیں ملتے ہیں اور آئندہ بھی یہ جب تک یہاں چلتی ہے آپ اپنی تمام ترقیات کے باوجود یہ چیزیں ملتے رہیں گے۔ آپ ہزار بار مند بنا میں دس ہزار بار نادع ہو کر بگڑائیں جب تک خدا تعالیٰ ہوشخوار ہو ایساں اس تقریب کی کار فرمائی ایک امر واقعہ ہی ہے۔ مولوی صاحب اُرچھی کرنے سے ۱۲ اربعین الاول کی مرید عید اور جلوس کا ثبوت ملتا ہے تو پھر آپ کے بریلوی عوام اور سرکاری ملازم بھی ۹ اور ۱۰ محرم کی دو چھٹیاں کرتے ہیں۔ تو پھر دس محرم کا گھوڑا اور ماتم بھی آپ کے نزدیک جائز ہو گیا مولوی صاحب آپ ۱۰ محرم کا گھوڑا انکالا کریں اور ماتم بھی کیا کریں

مولوی صاحب کے نتائج:

جلوس..... حکومت اگر اپنے زیر انتظام تقریب کو سادہ رکھے اور دسروں کو بھی اس بات کی پرزور تحقیق کرے تو اس کا اثر یقیناً خاطر خواہ ہو گا ان شاء اللہ اس تقریب کے ضمن میں جتنے بھی جلوس نکلتے ہیں اگر انکو حکومت کے اہتمام سے خاص کر دیا جائے تو یہ کام ہرگز مشکل نہیں ہے۔ ہر جگہ کے حکام یا آسانی اس کام کو سراجعام دے سکتے ہیں۔ اگر ہر شہر میں صرف ایک ہی جلوس نکلے اور اسے ہر جگہ کے سرکاری حکام کثڑوں کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مقاصد اچھل سکیں اور مصائب رومنا ہوں۔ (المحدث بیث ۱۶ جنوری ۱۹۸۴ء)

معزز قارئین اس عبارت کو غور سے پڑھیں اس میں کہیں بھی ۱۲ اربعین الاول کی مرید عید اور جلوس کو

نکالنے کا حکم نہیں ملے گا اس عبارت میں تو حکومت کو کچھ احتیاطی مشورے دیے گئے ہیں۔ کہ حکومت اگر ہر شہر میں اگر اس طرح کرے تو فسادات کم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جس طرح یہ مشورہ دیا ہے کہ حکومت اگر ہر شہر میں ہر جگہ سے جلوس نکالنے کی بجائے ہر شہر سے صرف ایک جگہ سے جلوس نکالے تو سرکاری حکام پاسانی کنٹرول کر سکتے ہیں اور فسادات کم ہو سکتے ہیں شہر کے مختلف علاقوں سے جس وقت جلوس نکلتے ہیں تو کئی جگہوں پر جلوس والے شرائیں کرتے ہیں۔ تو فسادات ہو جاتے ہیں ان کا مous کو روکنے کیلئے یہ مفید مشورے دیے گئے ہیں مولوی صاحب اس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے جس رسالہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔

آخری بات:

ایک آخری احتیاط جو ہم حکومت کے نوش میں لانا چاہتے ہیں وہ میلان انجینئرنگ کے ذیل میں منعقدہ ہونے والے جلوسوں کے مقترین کے بارے میں ہے۔ جب کہ بعض مقترین اپنے نوش کی ضرورتوں سے اس موقع پر بھی ڈنگ چلانے سے نہیں چوکتے اور نبی ﷺ کی سیرت کے بجائے دوسرا مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ (جس طرح گرجا کھیں مرکزی جامع مسجد احمدیہ کے دروازے کے سامنے کھڑے کافی دیر کھڑے ہو کر بریلوی مولوی زہر اگلتے ہیں ہر سال مسجد کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر شرائیں کرتے ہیں) اور مسلمانوں میں اتحاد کی تحریک کے بجائے فساد کا حق بوتے ہیں حکومت کو اس دن کے اس پہلو سے بے حد ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ (الحمد لله 16 جنوری 1981ء)

مولوی صاحب کی عصی کا اندازہ لگاؤ اس عبارت سے؟ ارثی الاول کی مردجم عید میلان اور جلوس ثابت کر رہے ہیں۔ جگہ مضمون لکھنے والا فادر کے خاتر کیلئے احتیاطی مشورے حکومت کو دے رہا ہے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

حکم احمدیہ لاہور نے 17 مئی 1963ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ مومن کی پانچ عیدیں ہیں جس دن گناہ سے محظوظ رہے جس دن خالہ بالغ ہو جس دن پل سے سلامتی کے ساتھ گزرے جس دن

جنت میں داخل ہو جب پورا دگار کے دیدار سے بہرایا ہو۔ تقطیم اہل حدیث کا یہ بیان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روی ہے۔ (درة الناصحین نمبر ۲۶۳ جشن میلاد صفحہ نمبر ۱۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن عیدوں کا ذکر کیا ہے وہ حقیقی عیدیں نہیں بلکہ وہ عکسی عیدیں ہیں اسلام میں حقیقی عیدیں صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں مولوی صاحب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی عیدوں کو تو شریعت نے عید کہا ہے۔ کیا ۱۲ ربیع الاول والی عید کو شریعت نے عید کہا ہے؟ قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ حقیقی عید والے دن روزہ رکھنا اسلام میں منع ہے مگر جو عکسی عیدیں ہیں اس میں روزہ رکھا جاسکتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز ہی گناہ سے محفوظ رہتے تھے۔ اگر اس کا کبی مطلب لیا جائے جو آپ لے رہے ہیں تو پھر کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ ہر روز عید مناتے اور جلوس لکاتے ہیں؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

اب تو کسی بدعت و دوت کا خطرہ نہیں ہوتا چاہیے کیونکہ بدعت دنایا جائز تو وہ کام ہوتا ہے جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو مگر عید میلاد النبی ﷺ کی اصل و بنیاد اور مردی و ماذد قرآن و حدیث، صحابہ کرام، جمہور اہل علم محدثین مفسرین بلکہ اجماع امت اور خود مذکورین میلاد کے اقوال سے ثابت کر چکے ہیں۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر ۱۲)

مولوی صاحب ہم تو یہ بات بغیر کسی شک و شبہ کے کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کی عید اور جلوس بدعت خلافت اور ناجائز ہے کیونکہ ان کا مولوی کی کوئی بھی دلیل قرآن اور حدیث میں نہیں ہے آپ نے لکھا اس کی اصل و بنیاد قرآن و حدیث، صحابہ کرام۔ مولوی صاحب آپ نے قرآن پر چونا الزم اذام لکھا ہے اگر آپ قرآن سے صرف ایک آیت ایسی پیش کریں۔ جس میں ۱۲ ربیع الاول کی مریضہ عید میلاد کو منانے اور جلوس لکانے کا حکم ہو تو آپ کو مبلغ ایک ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ آپ نے نبی ﷺ پر بھی چونا الزم اذام لگایا ہے اگر آپ نبی ﷺ سے بھی صرف ایک سچی حدیث پیش کریں جس میں ۱۲ ربیع الاول کی مریضہ عید کو منانے اور جلوس لکانے کا حکم ہو یا نبی ﷺ نے یہ کام کیے ہوں تو آپ کو مبلغ

ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اگر کسی ایک صحابی رسول ﷺ سے ۱۲ ریچ الاول کی مروجہ عید کو منانے اور جلوس نکالنے کا ثبوت پیش کروں۔ تو پھر بھی آپ کو ملنے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ پھر ۱۲ ریچ الاول کی مروجہ عید اور جلوس شریعت کے خلاف ہے کیونکہ شریعت نے بدعت سے زد کا ہے اور یہ کام بھی بدعت اور ضلالت ہے۔ اس لیے شریعت کے خلاف ہے برطیوبوں کے بہت بڑے علام غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں جو کام شریعت کے خلاف ہو وہ شیطان کا طریقہ ہے پھر آئے لکھتے ہیں بدعت اور گناہ کا عمل کرنا شیطان کے قدموں پر چلتا ہے اور اس کے طریقہ کی پیرودی کرنا ہے۔ (تبیان القرآن جلد نمبر اصنفی ۶۵۹)

برطیوبوں کے بہت بڑے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ کام قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہیں اصل عبارت لا حظ فرمائیں تو پھر محفل میلاد۔ جلوس میلاد۔ ختم مسیح روحیں۔ عرس شریف بلکہ تمام معمولات اہل سنت تقریباً ناجائز قرار پائیں گے۔ بلکہ تقدیم شخصی بھی ناجائز قرار پائے گی کیونکہ یہ نکوہ بالاصراحت ان قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے۔ (فضیلۃ الذکرین صفحہ ۳۱/۳۰)

مولوی صاحب ہم نے آپ کے گھر ہی سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ کام نہ قرآن سے ہیں اور نہ حدیث سے اس لیے یہ کام بدعت ضلالت اور ناجائز ہیں مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ ہم نے مکریں میلاد کے اقوال سے ثابت کر دیا ہے مولوی صاحب آپ نے جو عبارات اس کتاب میں نقل کی ہیں ان میں ایک بھی ایسا حوالہ نہیں جس میں ۱۲ ریچ الاول کی مروجہ عید کو منانے اور جلوس نکالنے کا ثبوت قرآن حدیث سے دیا گیا ہو کسی عبارت سے بھی ۱۲ ریچ الاول کی مروجہ عید اور جلوس کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر اب بھی کوئی میلاد شریف کا کوئی تائل نہ ہو تو پھر اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ سیرت کا نظریں۔ سیرت کے اجلاس۔ سالانہ تبلیغی اجتماعات۔ الحدیث کا نظریں اور مدارس کے سالانہ پروگرام وغیرہ منعقد کرے۔ ورش وہ وجہ فرقی یا ان کرے۔ کہ عید میلاد ناکی ﷺ کیوں بدعت ہے اور

بالتی نہ کوہ امور کس دلیل سے توحید و مت کے مطابق ہیں۔ (جشن سیالاً و منور نمبر ۱۵)

مولوی صاحب آپ مسئلہ الجھانے کی کوشش نہ کریں۔ سیرت کے جلسے۔ سیرت کے اجلس۔ تبلیغ اجتماعات وغیرہ کے پروگرام آپ بھی کرتے ہیں۔ مگر ہم نے ان پر دگر اصول پر اعزاز نہیں دی۔ کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ کی سیرت بیان کرنا اور تبلیغ کرنا قرآن حدیث سے ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک سیرت بیان کرنا اور تبلیغ کرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اب ہدایت پر آپ کا اعزاز اپنے باطل ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر آپ نے سیرت کے بیان کرنے اور تبلیغ کرنے کا انکار کر دیا۔

بیہقی:

جہنم فرق یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت بیان کرنا تبلیغ کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اس لیے یہ جائز ہے مگر اور ائمۃ الاولیٰ کی سیرت یعنی عید میلاد مختار اور جلوس کمالانہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے جس طرح بر طیوعوں کے بہت بڑے سختی غلام فرمید ہے اور مولوی صاحب لکھتے ہیں کیونکہ پیغمبر کوہ بالا سراخانہ قرآن سے ثابت ہیں اور نہ حدیث سے۔ (فضیلت الذاخرین سلطان) اس لیے یہ کام بدعت خلافت اور ناجائز ہیں۔

مولوی مخالف تھے ہیں مکرین میلاد کا کردan:

چچپا او بیدا تو خوشیاں مٹائیں

صلائی پئے اور اللہ بھی آئیں

مبارک کی ہر سے آئیں صدائیں گر

محمّد اب یہ میلاد آئیں

توبعت کے نتے سائیں یاد آئیں (جشن سیالاً و منور نمبر ۱۵)

مولوی صاحب مکرین میلاد کا ائمۃ ایسی ہے۔ ولادت کا انکار کرنے والے نبی پاک ﷺ کی ولادت کو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ یہ آپ کا سفید جھوٹ ہے اگر آپ کا میلاد کا مطلب ہے۔ ائمۃ الاولیٰ کی سروج

عید کو منانا اور جلوس نکالنا جو یہ کام نہ کرے وہ آپ کے نزدیک مذکورین میلاد ہے تو پھر ہتا یے۔

1- کیا اللہ کے رسول ﷺ نے ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید میلاد کو منایا اور جلوس نکلا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر قرآن و حدیث سے دلیل پیش کریں اگر جواب غنی میں ہے تو پھر آپ اللہ کے رسول ﷺ پر بھی فتویٰ لگائیں۔ کہ آپ (نحوہ بالش) مذکورین میلاد ہیں ویکھتے ہیں کہ آپ اپنے قول میں کتنے بچے ہیں۔

2- کیا حضرت ابو بکر صداق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور حضرت امام ابو حنفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید میلاد کو منایا اور جلوس نکلا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر صحابہ کرام اور امام صاحب سے دلیل پیش کریں اگر جواب غنی میں ہے تو پھر آپ صحابہ کرام اور حضرت امام ابو حنفہ پر بھی فتویٰ لگائیں۔ کہ آپ (نحوہ بالش) مذکورین میلاد ہیں ویکھتے ہیں کہ آپ کتنا انساف کرتے ہیں باقی رہا پچھلی پیدائش کے موقع پر مخلوق تسلیم کرنا تو یہ بھی کوئی قرآن اور حدیث کا مسئلہ نہیں بلکہ اس کے برکش جو ۱۲ اریج الاول کی مروجہ عید میلاد منائی جاتی ہے اور جلوس نکلا جاتا ہے اس کے دلائل بریلی حضرات قرآن اور حدیث سے دیتے ہیں حالانکہ یہ کام نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے جس طرح بریلیوں کے بہت بڑے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب نے لکھا ہے کیونکہ نیز مذکورہ بالاصراحت قرآن سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے۔ (فضیلت الزاد کرین صفحہ ۲۷) اس لیے یہ کا بدعت خلافت اور ناجائز ہیں۔ جناب عبدالقدوس سلطانی صاحب لکھتے ہیں کہ بچے کی پیدائش پر ہر انسان فطرتا خوش ہوتا ہے تاکہ فہرہ مصارف مسلمان ہی نہیں بلکہ کافروں پر دین بھی خوش ہوتا ہے ہاں البتہ جہاں تک خوش منانے کا تعلق ہے اس کیلئے شریعت نے ساتویں دن تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے یعنی تو اشتعالی نے مقرر کیا ہے اور جو کام اللہ نے کرنے کا حکم دیا ہے وہ دین ہے اب آپ بتائیں کہ ۱۲ اریج الاول کو عید منانے کا حکم اللہ نے دیا ہے یا اس کے رسول ﷺ نے کوئی تغییر دلائی ہے؟ (اسلام میں تیسرا عید کہاں سے آئی صفحہ ۹)

موافق صاحب اختراع کرتے ہوئے لکھتے ہیں

جمعیت الحدیث نے 18 اپریل 1986ء، بروز جمعہ المبارک کا تھیں کر کے موچی دروازہ لاہور میں کثیر اخراجات کے ساتھ جلسہ عام کا انعقاد کیا۔..... ہے کوئی الحدیث جو موچی دروازہ لاہور کی مذکورہ بدعات و اسراف اور اس پر مسترا دہانی و فون باری کا جواز و ثبوت قرآن حدیث سے پیش کریں۔ (جشن میلاد صفحہ نمبر ۳۲/۳۳) مولوی صاحب یہ جلسہ ملک کی اس وقت کی حکومت کے غلط کاموں کے خلاف تھا۔ الشہزادے نے تبلیغ کے ذریعے شکل کا حکم دینے اور برائی کے کاموں سے روکنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَكُنْ مِنْكُمْ أَمْةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
بَيْهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہوئی چاہیے۔ جو اچھائی کی طرف بلا ٹیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں۔ (پارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۲ تبيان القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۲۹۶ بریلوی مولوی غلام رسول علیہ السلام و رسول سعیدی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تبیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سلطان یا خالق امیر کے سامنے حق بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔ (سن ابو داود۔ جامع ترمذی۔ شکن ابن ماجہ۔ بحوالہ تبیان القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۲۹۸ بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مقام پر کھڑا ہو کر حق بات کہہ سکتا ہے اس کو حق بات کہہ دیتی چاہیے۔ کیونکہ یہ (حق کہنا) اس کی موت کو مقدم کر سکتا ہے نہ اس کو اس کے لئے ہوئے رزق سے محروم کر سکتا ہے۔ (تبیان القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۳۰۰ بریلوی مولوی غلام رسول سعیدی) اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے ذریعے شکل کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے اور یہ جلسہ عام حکومت کے غلط کاموں کے خلاف تھا۔ اسی سے یہ بدعت اور ظالالت تھیں ہے۔ ۱۸ اپریل کے جلسہ عام میں علامہ احسان الحسینی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جز ل خیام الحنفی کی حکومت اسلام کا نام لے رہی ہے کیا انکا یہی اسلام ہے جس میں شراب اور لیس عام ہے لوگوں کی بیٹھیوں کو بے آبر و کیا گیا زنا کی حد نافذ کر کے زنا کے اڑے کھول دیے گئے۔..... انہوں نے کہا کہ تم نے قرآن و سنت کے نفاذ

کیلئے لڑائی لڑی ہے ہم اب یہاں کسی اور ازام کو نہیں آنے دے گے اس لئے میں صرف حضور ﷺ کا دیا ہوا نظام چلے گا۔ (روزنامہ جگ ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء) کسرہ کی فتویٰ کے متعلق کئی علماء میں اختلاف ہے آپ کی جماعت کے سربراہ مولوی شاہ احمد نورانی اور مولوی عبدالستار نیازی طاہر القادری وغیرہ کی تصویریں اخبار میں پھیتی ہے۔ بریلویوں کے بہت بڑے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب نے تصویر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "سئلہ دیدیو والتصویر تصویر کسرہ کی شرعی حیثیت" اس کتاب کے ناٹل پر مفتی غلام فرید اور طاہر القادری صاحب کی تصویریں ہیں اس کے علاوہ آپ کے اعلیٰ حضرت بانی بریلویت مولوی احمد رضا بریلوی کی تصویریں بھی ہمارے پاس موجود ہے تاہی کو ہم جائز نہیں سمجھتے۔

مولوی صاحب اعزاز میں گرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۱۸ اگست ۱۹۸۳ء بروز جمعہ مرکزی جمیعت ائمہ حدیث پاکستان کے مولانا مصیم الدین لکھوی اور جمیعت کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق ایک روزہ دورہ پر گورنوالہ پنجاب توپ نہر پر جناب پر مرکزی جمیعت ائمہ حدیث شبانہ الحدیث اور جمیعت رفقائے اسلام کے سیکلروں کارکنوں نے علاوی قیامت میں ان کا شاندار استقبال کیا اور انہیں جلوس کی ٹکل میں جامع مسجد حکمرم ماڈل ٹاؤن لاہور کیا (جشن میلاد صفحہ نمبر ۳۵)

مولوی صاحب اگر مولانا مصیم الدین لکھوی اور میاں فضل حق صاحب گورنوالہ تشریف لائے تھے تو وہ ہمارے مہمان تھے مہمان کا استقبال کرنا ناجائز نہیں ہے جب تک نبی پاک ﷺ کے مکہ سے بھر کر کے مدینہ آئے تھے مدینہ والوں نے نبی پاک ﷺ کا استقبال کیا تھا۔ تیرالباری ترجیح و شرح صحیح بخاری میں ہے۔ (حدیث کے کچھ حصے کا ترجیح) آپ کی راتوں تک نبی عرب و بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد اُمالی جو تقویٰ۔ (پرہیز گاری) پر بنائی گئی۔ (یعنی مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے۔ پھر انہیں پرسوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے چلتے چلتے آپ کی اونچی وہاں جا کے بیٹھ گئی جہاں اب مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ ہے (جلد نمبر ۵ کتاب الناقب صفحہ نمبر

۲۰۰) اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ مہمان کا استقبال کرنا جائز ہے۔
 ۲۔ بریلوی مولوی مولوی غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہے جب حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پہنچنے تو استقبال کیلئے آئے ہوئے مسلمانوں نے حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کو سمجھا کہ یہ رسول ﷺ ہے۔ تب ایمان القرآن جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۳۲) اس سے بھی معلوم ہوا
 کہ استقبال کرنا جائز ہے۔ بریلویوں کے بہت بڑے مفتی احمد یار (گجراتی مرادہ المذاہج شرح مخلوٰۃ
 المذاہج میں حدیث کا ترجیح کرتے ہیں۔ روایت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرمائے
 ہیں۔ کہ جب نبی فریط حضرت سعد کے حکم پر اترنے لگے تو رسول ﷺ نے انہیں بلا سمجھا اور وہ
 حضور ﷺ سے قریب ہی تھے چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوارا ہے تو جب سمجھ سے قریب ہوئے تو حضور
 ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ انہوں کر جاؤ اپنے سردار کی طرف (سلم بخاری) اس حدیث کی شرح
 نمبر ۲۳ میں لکھتے ہیں اس فرمان عالی میں حضور ﷺ نے تمام انصار کو دو حکم دیے ایک حضرت سعد کی
 تنظیم کیلئے کھڑا ہونا دوسراے ان کے استقبال کیلئے کچھ اگے جانا۔ (جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۸۸) اس سے
 بھی بھی ثابت ہوا کہ حضرت سعد کا استقبال نبی ﷺ کے حکم سے کیا استقبال کرنا جائز ہے اور مولوی
 صاحب کا اعتراض غلط ہے۔

مولوی صاحب کیتھے ہیں:

اہل حدیث کے ایک اور ترجمان اہلت روزہ الاعتصام لاہور نے ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں لکھا
 ہے

زہے ماہ رمضان وایام او
 کر چوں صحیح عید است ہر شام او
 (جشن میلاد و صفحہ نمبر ۲۷۷)
 انصاف پسند حضرات غور کریں۔ کہ اس ترجمان اہل حدیث نے کس وسیع الفاظی کے ساتھ ماہ رمضان
 کی ہر شام کو صحیح عید قرار دے کر عید النظر سے پہلے ہی ماہ رمضان میں پوری تیس عیدیں زائد ہاؤ ایں
 ہے۔ (جشن میلاد و صفحہ ۲۷۷)

محترم قارئین مولوی صاحب کو جہاں بھی لفظ عید نظر آتا ہے وہاں ہی سے ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے مولوی صاحب آپ نے لکھا ہے ہر خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے۔ (جشن میلاد صفوی نمبرے) آپ کا یہ معنی الفوی اعتبار سے ہے شاعر کا عید کہنا بھی الفوی معنی سے عید ہے شاعر کے عید کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی روزہ دار شام کو روزہ حکومت ہے تو روزہ دار کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دار کیلئے دو خوشیاں میں ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے دوسرا خوشی جب وہ اپنے رب سے طلاقات کرے گا (بخاری شریف کتاب الصوم) اس لیے شاعر نے اس خوشی کو عید کہا ہے اگر شاعر نے تیس عید میں بناڑاں ہیں تو پھر آپ نے پورے سال کی تقریباً ۲۶۵ عید میں بناڑاں ہیں کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ ہر خوشی کے دن کیلئے لفظ عید استعمال ہوتا ہے روزانہ کسی نہ کسی کو ضرور خوشی حاصل ہوتی ہے خوشی کا ہر دن عید کا ہے تو پھر ہر خوشی کے دن جلوس کیوں نہیں کلتے؟ دوسرے دنوں کی عیدوں کے ساتھ بے انصافی کیوں کرتے ہوں۔

مولوی صاحب المذاہب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تو ائے وقت لاہور ۱۹۸۰ء کی اشاعت کے مطابق الحدیث یو تھہ فورس گور انوالہ کے زیر اہتمام عید الاضحیٰ کے روز مرکزی عید گاہ الحدیث حافظ آباد روڈ سے احتجاجی جلوس نکالا گیا کیا کوئی الحدیث اس کا کوئی ثبوت پڑیں کر سکتا ہے۔ کاگر جلوس عید میلاد بدعت پے تو جلوس عید الفطر اور جلوس عید الاضحیٰ کیوں بدعت نہیں۔ (جشن میلاد صفوی نمبر ۲۸)

مولوی صاحب جب اکرم رحموی اور سلیمان قادری قتل ہوئے تھے تو اس وقت آپ لوگوں یعنی بریلویوں نے بھی احتجاجی جلوس نکالے تھے۔ گور انوالہ میں بھی مولانا اکرم رضوی کی تدبیح اور ختم قل کے بعد زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا اور جلوس نکالا گیا۔ (رضائے مصطفیٰ صفوی نمبر ۱۲ جنوری ۱۹۹۳ء۔) کروزنامہ کا کات ۲۰۰۰ء کے مطابق سلیمان قادری کے قتل پر نیعل آباد میں احتجاجی جلوس نکالا۔ کراچی میں سنگھریک کے راجہا کے قتل کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ گور انوالہ میں احتجاجی مظاہرہ کیا آپ نے یا احتجاجی جلوس بدعت مذالت بکھر کر نکالے تھے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر آپ

بدھی ہوئے۔ اور اگر جواب ناں میں ہے تو پھر الحدیث پر آپ کا یہ اعزاز پڑھ باظل ہے۔ جس کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو وہ اپنی آواز کو بلند کر سکتا ہے۔ اگر کیلئے آدمی کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو تو وہ اکیلا آدمی بھی اپنی آواز کو بلند کر سکتا ہے جب اجتنامی لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو تو وہ لوگ اجتنامی طور پر ظلم کو بیان کر سکتے ہیں۔ اور اجتنامی جلوسوں کا مقصد بھی بھی ہوتا ہے کہ مظلوم لوگ حکومت تک اپنی ظلم و زیادتی کی آواز پہنچاتے ہیں کی خالموں کو پکڑ کر ظلم کا بدلہ لایا جائے اور مظلوم کو انصاف مہیا ہو سکے جس کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو وہ اپنی آواز کو بلند کر سکتا ہے انشتعالی فرماتے ہیں۔ لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم طالعاتي با اذ بلند ربي بات كمچہ کو اپندر فرماتے ہے سوائے مظلوم (کی بات) کے (پارہ نمبر ۶ رکوع نمبر) بریلویوں کے بہت بڑے مفتی احمد یار خاں گجراتی کنز الایمان کی تفسیر میں اس آیت کے حاشیہ نمبر ۲ کے تحت لکھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم حاکم سے بلکہ اور لوگوں سے بھی خالم کی برائی ہیان کر سکتا ہے۔ (کنز الایمان صفحہ نمبر ۱۲۱) بریلویوں کے بہت بڑے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں مظلوم اپنی دادری کیلئے سلطان قاضی یا اس کے قائم مقام شخص کے سامنے خالم کا ظلم ہیان کرے کر فالا شخص نے بھجو یہ ظلم کیا ہے۔ (تبیان القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۸۳۳) قرآن سے یہ ثابت ہے کہ مظلوم اپنی آواز خالم کے خلاف بلند کر سکتا ہے اس لیے یہ بدعت خلافت نہیں ہے۔ مگر اس کے برعکس جو ارشاد اول کی موجودہ عدید میاد متناہی جاتی ہے اور جلوسوں نکالا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں جس طرح بریلویوں کے مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب لکھتے ہیں تو پھر محفل میاد، جلوسوں میاد، ختم گیارہویں ہرس شریف بلکہ تمام معمولات اہل ست ائمہ پیانا جائز قرار پائیں گے۔ بلکہ تقلید شخصی بھی ناجائز قرار پائے گی۔ کیونکہ یہ مذکورہ بالاصراحت نہ قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے۔ (فضیلت الزاد کریں صفحہ ۲۰/۲۰) بریلویوں کے مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کام نہ قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ جلوسوں میاد و قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے پر جلوسوں بدعت خلافت مرورو اور ناجائز ہے۔ بریلویوں کے بہت بڑے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں

پہلے مسلمان ہر فلاح کا
انشتادار صدیق و میراث کیا
کرنے تھے بعد میں مل
بستے لے اس خوشی میں
ہمارا لامانا شروع کیا
۔۔۔ (شرح گی مسلم بندہ سرم
مول نبر ۲۷) یہ تھی
سوانح قاسم رسول مجیدی
صاحب گل قدر ہے جس
کو یہ جلوں بعد میں لکھا
شروع ۲۷ ۔۔۔ جلوں
پر ہمیں صدیقی یعنی ادار
بیت کو کچھ اس طور کا دل
عالت عطف قدری ۲۸
خوبی کے درجے، کو غفت بہا

کوہ سلسلہ اور
کے پال لامبائی
کا درجہ بندی
تھاں کر کے
دمال کل اسکی

بیک اخیر کے مطابق اس طالب کی مرثیہ تراجمہ ۲۰ سال بھی اس جلوں کو کیا تھا کہ اس طالب کے
ساز میں خدا سال بیک کی شخص لے گئی۔ ۱۹۰۵ء میں ۷ گھنٹے ۳۰ میں صدی کے اس طالب کو بڑھ رہے
کیلئے جو غصہ آن و صدیت سے دلائل دےتا ہو، غصہ خدا جلوں کے موالی کی پر بوجوہ بارہت
ہے جس کے طالب چوہوں کی پیداوار ہے اور اس طالب کے دعویٰ حکایت مردوں اور نساء حاصل
ہوئے میں کوئی ملک نہیں ہے۔

بیک اخیر صاحب امیر

بیک اخیر صاحب امیر

فتو شائیع بدل ہے

جس کے پیغمبر احمد

ہے، اس کی میں مدد

سے اس اخیر کی تھی

جلوس میں حکوم سے

فریاد کی بخوبی

شیخ احمد جلوں کے

جلوں پر اخراج احمدی

کی تحریک پر بخوبی

کر کے والوں کے

جلوں پر بخوبی اختمی

تھیکانے کے طالب میں

حکوم سے تحریک

کی ہے اس طالب

کے طالب میں

حکوم سے تحریک

کیا ہے



مولوی صاحب لکھتے ہیں:

بغفلہ تعالیٰ ہم نے جشن عید میلاد النبی ﷺ اور جلوس میلاد مبارک کے متعلق تحقیقی والزای اور تاریخی طور پر حقائق و حالات کا ایک ذخیرہ پیش کر دیا ہے اور مکرین شان رسالت و تاخذین میلاد کے گھر سے ایسے دلائل مبیا کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جواب سے وہ بھی عہدہ برآئیں ہو سکیں گے۔ (جشن میلاد صفحہ ۵۵)

محترم قارئین کرام مولوی صاحب کس انداز سے کہہ رہے ہیں کہ ان کے دلائل کے جواب سے وہ بھی عہدہ برآئیں ہو سکیں گے۔ مولوی صاحب خود اپنے متعلق بڑے انداز سے لکھتے ہے

صادق ہوں اپنے قول میں صادق خدا گواہ

کہتا ہوں مجھ کی حجوت کی عادت نہیں مجھے (خطۂ کی تصنیفی صفحہ ۱۹)

ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولوی صاحب کے دلائل کے جوابات دے کر ان کے دلائل کی حقیقت بیان کر دی ہے اس لیے اب مولوی صاحب اپنے اس قول میں جھوٹے ہو گئے ہیں۔ اور ہم نے آپ کے گھری سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ۲ ارتقی الاویں کی مرتبہ عید میلاد اور جلوس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں ہے۔ اور ہم نے آپ کے گھری سے ثابت کیا ہے کہ ۲ ارتقی الاویں کا جلوس چوڑھیں صدی کی پیداوار ہے۔ باقی عبارات آپ نے المحدثین سوال سے پوچھی ہیں۔ ان میں ایک بھی حوالا ایسا نہیں جس سے ۲ ارتقی الاویں کی مرتبہ عید میلاد منانے اور جلوس نکالنے کا ثبوت ملتا ہو۔

قارئین کرام بشری تقاضا کے تحت اس کتاب میں غلطی کا امکان ہے جہاں کوئی غلطی ہو اس کی اطلاع کروں۔ جزاک اللہ

نوٹ: مولوی صاحب کو چاہیے کہ جس طرح ہم نے ان کی عبارات لکھ کر جواب دیا ہے وہ بھی اسی طرح ہماری عبارات لکھ کر جواب دیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کے طریقے پر چلائے اور بدعاات سے بچائے۔ آمين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جواب الجواب

میرے پا رے بھائیوں نے تجی 2002ء میں مولوی صادق صاحب کی کتاب جشن میلاد اتنی مصلحتی نام بارز کیوں؟ اور جلوس الحدیث اور جشن دیوبند کا جواز کیوں؟ کام جواب جشن میلاد اتنی مصلحتی کی حقیقت کے نام سے دیا۔ الحمد للہ۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو بھائیوں نے پسند فرمایا۔ مولوی صادق نے اپنے ہاتھ سال نام نہاد رضاۓ مصلحتی میں اس کا جواب الجواب لکھا۔

میرے بھائیوں رضاۓ مصلحتی کے جواب آئی۔ اگست اور اکتوبر 2002ء کے شمارے خود پر مولوی صاحب بھی کتاب پر حمد آپ کو مسلم ہو چاہئے گا کہ نہاد مولوی صادق نے صریح کتاب کا کیا جواب دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی صادق نے میرے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔ جو میں نے اپنی کتاب میں مولوی صادق سے کہے تھے۔ مولوی صادق کا جواب نہ دے سکنا ہی الحمد للہ کی قسم اثنان تھی ہے۔ اور بریلویوں کی ذلت آئی رکھتے ہیں۔ مولوی صادق نے جواب دیئے کی وجہے الزام تراشی اور بدزبانی کی ہے۔ محترم قارئین میں یہاں مولوی صاحب کے کیے ہوئے اعتراضات کا جواب لکھتا ہوں۔

مولوی صادق کی پیدائش محترم قارئین مولوی صاحب نے اپنے ہاتھ سال نام نہاد رضاۓ مصلحتی میں میرے سخنان بری بدزبانی کی ہے۔ رضاۓ مصلحتی ایسا رسالہ ہے جس کے سخنان خود بریلوی علماء بھی لکھتے ہیں کہ پیدا رسالہ نہ کرو کرنے والا رسالہ ہے۔ اور نہاد رسالہ ہے۔ بریلوی علماء کی زبانی رضاۓ مصلحتی کے سخنان پیش کرتے ہیں۔ بریلویوں کے بہت بڑے ملکی نظام فربہ ہزاروی صاحب لکھتے ہیں۔ قارئین کرام ذیقده 1416ھ کے نام نہاد (رضاۓ مصلحتی) کو جواہر۔ پھر آگے لکھا ہے نیز ہام نہاد رضاۓ مصلحتی (عمر دنات المذاق فی خدمۃ مولانا صادق صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیرونی طریقہ تحقیق ہے۔ مولوی صادق نے خدمہ مولانا صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے بیرونی طریقہ تحقیق حضرت علام محمد عبیض الرحمن نو رائی سختی و ذریء ابادی نے لکھا ہے کہ اس رسالہ (رضاۓ مصلحتی) کی ناکلیں کوہا ہیں کہ اس رسالے اپنے اکابرین الحدیث بریلوی کو معاف کرنا تو دروری کی بات ہے۔ بلکہ کافر و گریہ بھکر لکھا ہے۔ ساری زندگی یہ رسالہ تقریباً اپنے علماء الحدیث پر کچھ اچھا رہا ہے۔ پھر آگے لکھا ہے۔ پے شمارا کابرین الحدیث کو ہدف تختیز ہا ہے۔ پھر آگے لکھا ہے اکثر ویژہ حدیث عالم سے ناگیا ہے کہ رسالہ آئے دن کوئی نہ کوئی تخت کھڑا کر دیا ہے۔ اور وہ بھی اپنی (یعنی) الحدیث میں۔

لا یعنی تعاقب کا تحقیقی تعاقب صفحہ 5)

بریلویوں کے بہت بڑے علماء مجدد اور ضمی صاحب لکھتے ہیں۔ نہاد رضاۓ مصلحتی کے نہیان انظر (مولوی صادق) نے آپ کے سخنان بیہاں بیک کر دیا اک علماء نو رائی سے نظام مصلحتی کے قیام کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ (ذرا کہ علماء وفیں ملک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی صدر مصلحتی 1) پھر بریلوی علامہ مجدد اور ضمی لکھتے ہیں افراد نادوی

کلیں اوتھا ملکی تقریبی میں بہت غیہان اپنے نامہ، رضائے صطفیٰ ستر کے شہر سے (ذرا کوہ علمی حصہ) صفحہ 41)

یہ اثرات بریلوی علماء کے رسالہ رضائے صطفیٰ کے تعلق ہیں۔ اب مولوی صاحب کی بذریانی کے شوئے ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہیں نے رضائے صطفیٰ کے والی اگست اور اکتوبر 2002ء کے شمارے میں پیرے تعلق فرمائے ہیں

- 1۔ غیر معروف غیر مقلد مஹماں نے اپنے نام کے ہر گز دفاتر، یادت کی بجائے تحریف و خیانت سے مخالفت دینے ووئے (حوالی صفحہ 23)۔ 2۔ چونکہ انہیں شیاطین، وہ (حوالی صفحہ 23)۔ 3۔ شان رسالت سے عداوت (حوالی صفحہ 23)۔ 4۔ اپنی جہالت دعافت اور اندر ولی خباثت (حوالی صفحہ 23)۔ 5۔ اگر غیر دحیا و تو (حوالی صفحہ 24)۔
- 6۔ سکھوں کی زانیت سے بدر زندگیت (حوالی صفحہ 24)۔ 7۔ ان کی جہالت اور غیر مقلد دعافت (حوالی صفحہ 24)۔
- 8۔ میکرین شان رسالت (حوالی صفحہ 24)۔ 9۔ بد فصیب و بخوبم (اگست صفحہ 22)۔ 10۔ روایت ہن پسی الحدیث (اگست صفحہ 23)۔ 11۔ غلی الحدیث وہ بھیں نبھدیں (اگست صفحہ 23)۔ 12۔ میکرین سیلاہ کی محرومی و بد نصیب (اگست صفحہ 23)۔ 13۔ صراحتاً بدیاشی و وکرہاں (اگست صفحہ 23)۔ 14۔ مجبدی مولوی پر کتنی پھٹکا ہے (اکتوبر صفحہ 23)۔
- 15۔ لحمد اللہ العظیل الکلذی (اکتوبر صفحہ 26)۔

نوٹ: محترم قارئین مولوی صاحب نے پیرے تعلق جو الفاظ استعمال کیے ہیں میں مولوی صاحب کے تعلق یہ الفاظ استعمال نہیں کروں گا۔ میں مولوی صاحب کی بذریانی کا سوالہ اللہ تعالیٰ کے پر کرتا ہوں۔ مگر مولوی صاحب کے تعلق جو ان کا پیٹے بریلوی بھائیوں نے لکھا ہے وہ لکھوں گا۔

مولوی صادق کی بذریانی سے بریلوی علماء بھی نہیں تھے سکے۔ بریلوی علماء کی بڑیانی سنتے۔ علماء مجدد احمد رضوی لکھتے ہیں۔ مجھے انہوں ہے۔ کتم میسے جاہل سے مجھے مجبوراً خطاب کرنا پڑ رہا ہے۔ اور یہ جو زبان میں ذرا تھی آجاتی ہے۔ قریب سے امزاج نہیں ہے۔ قریب کے ساتھ حکم جائز ہے۔ کے تحت ہے۔ اور تمہاری بذریانی اور افتراء پر دعا زی کا ترکی پر ترکی ہجابت ہے۔ (ذرا کوہ علمی المعرفہ ملک اٹلی حضرت فاضل بریلوی حصہ) صفحہ 39) پھر علماء مجدد احمد رضوی لکھتے ہیں

www.kitabesunnat.com

(مولوی صادق) دلائل وہاں سے عاجز آ کر بذریانی اور بازاری زبان پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ (مولوی صادق) لکھتے ہیں اگر کسی امر خیز کی طرف توجہ دلانا دیر خواں (محودا حمد) کونا گوارگز رہے تو پھر شوق سے سکولوں کا الجوں میں پڑھوں گیں

نماز با جماعت سے لاپرداہی کریں۔۔۔ٹکل اوچین لگاؤں۔۔۔نوواز دا ائم۔۔۔نیس کھلیں۔۔۔ٹھیک سر دیں۔۔۔انگریزی
بال بناؤں۔۔۔وغیرہ وغیرہ (نام نہاد رضاۓ صحتی صفحہ 17 جنوری 1972ء)

1۔ اب ظاہر ہے کہ جیسا کہو گے دیا سونو گے کے ماتحت انکو یہ جواب دیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر آپ ایسی تقویٰ
میں بہوت ہو گئے ہیں تو شوق سے بخیر خانہ میں پھا کیں۔۔۔کبوں اور قبہ خانوں میں عربان قصہ کروائیں۔۔۔شراب
پھیں۔۔۔جوام کھلیں۔۔۔سور کھائیں۔۔۔اور جب حیات رہے اور خوف دلائل جائے تو نیچے ہو کر بازار میں نکل آئیں
۔۔۔ظاہر ہے یہ انہاں شخص بذریعاتی اور ہر زرہ سرائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔پڑی بانی خود کرتا ہے۔۔۔بہتان بازی اور افراہ
پر دا زی اور جھوٹے اسلام خود رکھا ہے (نماکہ علی المسروق ملک اعلیٰ حضرت فاطل بر جلوی حصہ ۴ صفحہ 42)

مولوی صاحب نے لکھا کسی غیر معروف غیر مقلد محمد امین نے اپنے نام کے برکش میانت دریافت کی جو گئے
تحریف و خیانت سے مخالف ہوئے کی کوشش کی ہے۔۔۔(رضاۓ صحتی جولائی 2002ء صفحہ 23) محترم قارئین مولوی
صاحب کو چاہیے تھا کہ یہ تحریف و خیانت کی تکان دہی کرتے۔۔۔مگر مولوی صاحب ایسا نہیں کر سکے۔۔۔مولوی
صاحب کا تکان دہی نہ کرنا ہی مولوی صاحب کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔۔۔

مولوی صاحب تحریف خود کرتے ہیں اور جھوٹا اسلام بھجو پر لگا رہے ہیں۔۔۔مولوی صاحب کی تحریف یہ ہے کہ مولوی
صاحب نے 12 رجیع الاویں کی میدا اور جلوں کو ثابت کرنے کے لئے کچھ آیات لکھی ہیں۔۔۔اور ایک دلیل یہ بھی دہی
ہے کہ حضرت قیادو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے یہ تحریف (سوسوار) کا روزہ درکھے کے مقابل پوچھا گیا تو
آپ نے فرمایا (صرف تبریز) یعنی اس دن ہیری پینڈاں ہوئی اور اس دن بھوپر قرآن نازل کیا گیا (جشن میاد صفحہ 4)
محترم قارئین اس حدیث سے صرف سوسوار کا روزہ درکھانا ثابت ہوتا ہے۔۔۔جس کا اعزاز خود مولوی صاحب کو بھی
ہے۔۔۔لکھتے ہیں۔۔۔ٹکریعت کے طور پر روزہ درکھانا ثابت ہوا۔۔۔(جشن میاد صفحہ 4) مولوی صاحب کا قرآن آئی آیات
سے اور اس دلیل سے 12 رجیع الاویں کی میدا اور جلوں یعنی گذے سندے کھوار پر ہیں اور کیٹھر زرالیاں، گھوڑا
تائکر اور اونٹ وغیرہ نکال قرآن اور حدیث میں تحریف کرتا ہے۔۔۔مولوی صاحب نے یہ تحریف کی ہے۔۔۔کیونکہ
12 رجیع الاویں کی میدا اور جلوں کا ثبوت نہ قرآن سے ہے نہ حدیث سے۔۔۔بر جلوں کے بہت بڑے ملتی ملام افرید
ہزاروی صاحب لکھتے ہیں تو پھر عظیل میاد، جلوں میاد، ختم گیارہویں شریف، عرس شریف بلکہ تمام معمولات
ہزاروی صاحب لکھتے ہیں جو چیز خوبی بھی ہے جائز قرار پائے گی۔۔۔کیونکہ نکورہ بالای سر ازا نہ قرآن سے
ایامت قریباً جائز قرار پائے گی۔۔۔بلکہ تحریف بھی بھی جائز قرار پائے گی۔۔۔کیونکہ نکورہ بالای سر ازا نہ قرآن سے
ثابت ہیں نہ حدیث سے۔۔۔(فضیلۃ الذکر کیں صفحہ 40، 41) مخفی صاحب فرمادے ہیں کہ یہاں کام مردانا قرآن
و حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔۔۔اسنے 12 رجیع الاویں کی میدا اور جلوں قرآن و حدیث میں تحریف ہے۔۔۔بر جلوں

کے بہت بڑے علماء نلام رسول مجددی صاحب تکمیل ہیں۔ نایا گذارش یہ ہے کہ سلف مالکین سعی حکایہ اور تابعین نے عاقل میلا و نہیں منعقد کیں۔ بجا ہے (شرح صحیح مسلم جلد سوم صفحہ 179) مولوی صادق صاحب کی تحریف و خیانت مولوی صاحب کے اپنے بریلوی بھائی علام محمد احمد رضوی کی زبانی سنتے۔ لکھتے ہیں اس عبارت میں ابو داؤد (مولوی صادق) نے یہ خیانت کی کہ اعلیٰ حضرت کے اصل الفاظ (قدار پر) کو (بخاری) میں تبدیل کر دیا۔ جس سے سعی میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو گیا۔ (2) اس طرح ابو داؤد نے لکھا کہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ کافر سے استجامت نصاری ہے۔ اور شرعاً منوع ہے۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت نے اپنے فتویٰ میں دو قیادیں لگائیں تھیں۔ جبکہ کافر قابل کتابت و فتحی ہو۔ ابو داؤد نے اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کی ان دو قیادوں کو نہ صرف حذف کیا بلکہ جواز کے خلاف آئے چل کر اعلیٰ حضرت نے جو عربی ہمارت روایات سے لکھی تھی اس کو بھی حضم کر گیا۔ اور اسی طرح اعلیٰ حضرت کے فتوے اور تبدیلی و تحریف کا مجرم ہوا (نماکرہ علی حصہ سوم صفحہ 119) یہ ہے مولوی صادق کی تحریف و خیانت ان کے اپنے بریلوی بھائی کی زبانی۔ **مولوی صاحب نے لکھا** : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحمیم محدث دہلوی سے نقل فرماتے ہیں کہ پہلا حوالہ کہ میں ایام مولود میں آنحضرت ﷺ کے میلان کا کہنا پڑتا تھا۔ ایک سال پہلے پاس نہ تھا۔ پھر بننے ہوئے پہنچتے ہیں کہ میں نے تلقیم کیا (ناگہنہ ہونے دیا) پس میں نے عالم روزیا میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے وہ بننے ہوئے پہنچ رکھے ہوئے ہیں۔ اور آپ شاہزاد بٹاش ہیں۔ (الدرالثین صفحہ 8) دوسرا حوالہ: فرمایا کہ ایک مرجبی میں کہ کمرہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے دن آپ کی جائے ولادت پر آپ کے مولوی شریف کی محل میں حاضر ہوا۔ اور لوگ یہی ﷺ پر دو شریف پڑست تھے۔ اور جو محترمات آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے اور جو مٹاہوں آپ کی بخش سے پہلے ظاہر ہوئے تھے دو ہی ان کرتے تھے۔ پس میں نے دیکھا یکبارگی انوار ظاہر ہوئے۔ (لغوش الحرمین صفحہ 27) تیسرا حوالہ: حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ قدیم طریقہ کے طبقات 12 ریج الارل کو میں نے قرآن مجید کی ولادت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تلقیم کی اور آپ کے موئے مبارک کی زیارت کرائی۔ ولادت کا کام پاک کے دروازے مطہر اعلیٰ کا درود وہ (فرشتوں کا نزول ہوا) اور رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح نے اس تفسیر اور اس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت اتفاقات فرمائی (القول اعلیٰ فی ذکر آثار الولی صفحہ 98) (رضاء مصلحتی اگسٹ 2002، صفحہ 22) پر صفحہ 23 پر لکھا ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو اس کا نہیں دار جواب دے۔ پھر رضائے مصلحتی کے اکتوبر کے شمارے میں لکھا ہے۔ امام ابن حجر عسکریؒ نے امام فخر الدین رازی (صاحب تفسیر کبیر) سے نقل فرمایا کہ جس شخص نے میلان شریف کا اعلان کیا اگرچہ عدم محبکوں کے باعث صرف کہ یا گندم یا لیکی ایسی کچی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا۔ برکت نبوی ﷺ سے ایسا شخص نہ کبھی حقائق ہو گا

وہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔ (امدہ اکبری صفحہ 9) اور۔

حضرت مقارئین اس حرم کی ایک دلیل کا جواب میں نے اپنی کتاب کے صفحہ 21 پر دیا ہے۔ اگر مولوی صاحب بحمد اللہ
ہوتے تو کہجاتے۔ کہ ان دلیلوں کا بھی وہی جواب ہے۔ اس لئے ایک دلیل کا جواب دینے کے بعد درسری
دلیل کا جواب نام تکریز نہیں تھی۔ مگر مولوی صاحب بحمد اللہ نہیں لکھا۔ اس لئے دوبارہ اس
طرح کی تیس لفظیں لکھ دیں۔ مولوی صاحب نے ہر لفظ سے لکھا کہ کسی میں ملت ہے تو جواب دے اس لئے
اب پھر اللہ کی توفیق سے جواب دیا ہوں۔

مولوی صاحب ان بزرگان دین کی یہ ذاتی رائے ہے۔ انہوں نے کوئی شرعی دلیل پیش نہیں کی۔ ان بزرگان دین
کے احوال شرعی دلیل نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے یہ احوال دین میں جنت نہیں ہیں۔ کسی بزرگان دین کے کہدینے
سے شرعی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ قرآن و حدیث کے دلائل سے مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ جاؤ کچھ پیش نہیں ہیں
مولوی صاحب آپ کے برطانی بھائی برٹلیوں کے بہت بڑے علامہ محمود احمد رضوی صاحب لکھتے ہیں۔ اگر
اتفاق کتاب و محدث سے کسی بات کو واضح طور پر ثابت کرو یا جانئے تو تم گردن جھکانے میں اپنی ازت لکھتے ہیں کرم
خداو رسول کے سامنے سر جھکا دیج انسان کی سعادت ہے۔ باقی رہائی کہنا کہ قلاں مالم دین نے ایسا لکھ دیا ہے اس
لئے آنکھ بند کر کے ہاں لوق معااف کیجیے اس کے لئے اور اس رعب میں آتے کے لئے ہم کی قیمت پر تباہ نہیں ہیں
(ذرا کرہ علمی حصہ اول صفحہ 24) برٹلی علامہ محمود احمد رضوی مولوی صادق کے حقائق لکھتے ہیں۔ ان (مولوی
صادق) کا سارا سر باری تو صرف احوال علماء ہیں۔ اور بس۔ (حقیقت میں ہے)۔ (ذرا کرہ علمی حصہ اول صفحہ 25)
برٹلیوں کے بہت بڑے مفتی غلام فرید بزرگانی صاحب لکھتے ہیں۔ تو بات یہ ہے کہ صلحاء کا عمل جنت شرعیہ
نہیں۔ (سل الحسام البندی تصریح مولانا سیف الرحمن نقشبندی حصہ اول صفحہ 129) برٹلیوں کے بہت بڑے
علام قلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں۔ اختبار دلائل کا ہے۔ خصیت کا نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم جلد اول
صفحہ 42) آپ کے پہلے درسے اور تیرے خوار الراجات کا بھی جواب ہے۔ جس طرح آپ کے نزدیک
ان بزرگان دین کے یہ احوال قابل جنت ہیں تو پھر آپ بزرگان دین کے ان احوال پر بھی عمل کرنا چاہئے۔ دیکھتے
ہیں کہ آپ ان بزرگان دین کے احوال پر عمل کرتے ہیں۔ اگر آپ نے ان علماء دین کے احوال پر عمل نہ کیا تو
آپ نے ہماری انسانی کرنی ہے۔ دیکھتے ہیں آپ اپنی انساف میں بالائی انساف۔ کسی میں نام درج کرتے ہیں۔
بزرگان دین کے احوال۔ شاہ ولی اللہ محمدت و بلوہی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں اذان کے کم طریقے منقول ہیں
سچے ترین طریقہ حضرت بلال ٹاکا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اذان میں پر کل دو دو بار اور اقسام
میں ہر کل ایک بار کہا جاتا تھا۔ (چیخ الشاہاب الدین مترجم جلد اول صفحہ 454)

- (2) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں (نمازی) جب رکوع کرنا پاپ ہے تو زور دوں باقیوں کو نکون یک بیکار انسان تک اٹھائے۔ اور جب رکوع سے سراخ نہ ہو تو بھی ایسے ہی (رفیع المدین) کرے۔ البتہ بدوں میں یہ نہ کرے۔ پھر آگے جا کر لکھتے ہیں میرے نزدیک رفع کرنا شرعاً فرع کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اس لئے کہ رفع کی احادیث کثیر اور زیاد و پختہ ہیں۔ (جیۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 485)
- (3) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نماز عید کے متعلق لکھتے ہیں کہ بھل رکعت میں قراءت سے پہلے سات بھگیریں کہے اور دوسرا رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ بھگیریں کہے۔ (جیۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 536)
- (4) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں (نماز جاہزادہ میں) سورۃ قاتحہ کا پڑھناست ہے۔ اس لئے کہ یہ بہترین اور جامع ترین دعا ہے۔ (جیۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 550)
- (5) عیوب القادر جیلانی "جن کے نام کی گیارہویں کہانیتے ہو وہ لکھتے ہیں نماز شروع کرتے وقت رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سراخ نہ ہوتے وقت رفع یہ دین کرنا۔ (غایۃ الانسان مترجم حصہ اول صفحہ 23)
- (6) عیوب القادر جیلانی "لکھتے ہیں جبri (اوپنی پرمی جانے والی) نمازوں میں قراءت و آمین زور سے کہنا (غایۃ الانسان مترجم حصہ اول صفحہ 23)
- (7) عیوب القادر جیلانی "لکھتے ہیں پہلے تشدید میں تو رک کرنا یعنی سرین پر بیٹھنا (غایۃ الانسان مترجم حصہ اول صفحہ 23)
- (8) عیوب القادر جیلانی "لکھتے ہیں عیدِین کی دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت میں دنایے انتباہ کے بعد امداد سے پہلے سات بھگیریں اور دوسرا رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ بھگیریں ہیں۔ اور ہر بھگیر کے ساتھ رفع یہیں کرے۔ (غایۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 299)
- (9) عیوب القادر جیلانی "لکھتے ہیں جاہزادے کی نمازوں میں چار بھگیریں ہیں۔ پہلی بھگیر کے بعد سورۃ قاتحہ پڑھئے کیونکہ حضرت ابن عباس کا یہاں ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جاہزادے پر قاتحہ پڑھی جائے۔ (غایۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 314)۔
- (10) عیوب القادر جیلانی "لکھتے ہیں ہمارے محبوب نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو (10 محروم کو) بیدا فرمایا۔ (غایۃ الانسان مترجم جلد دوم صفحہ 121)
- مولوی صاحب بزرگان دین کے یہ اقوال ہیں۔ اگر آپ نے آج سے ان پر عمل شروع کر دیا تو آپ ان انساف۔ اگر ان اقوال پر عمل نہ کیا تو پھر آپ انہی انساف کے۔
- مولوی صادق کا چھوٹ مترجم قارئین میں نے مولوی صادق کی کتاب کا جواب دیا ہے۔ مگر مولوی صاحب**

لکھتے ہیں۔ جیسے یہ کتاب پہلے لا جواب تھی اب بھی لا جواب ہے۔ (رضاۓ صطفیٰ اگست 2002، صفحہ 22)۔
 محترم قارئین ایک طرف مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ سیری کتاب اب بھی لا جواب ہے۔ تو دوسرا طرف لکھتے ہیں
 ۔ سلسہ جنیں عین میلاد راجحی مکمل نہ چاہئے ناجائز کیوں؟ جواب الجواب قتاب نمبر 2، 3، 2، اگست اکتوبر رضاۓ صطفیٰ ہے
 مولوی صاحب لکھتے ہیں نام نہاد الہدیث نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ (رضاۓ صطفیٰ اگست منٹ 23
 2002) ہم مولوی صاحب لکھتے ہیں واقعہ ابواب کے شمارہ میں قریئن رضاۓ صطفیٰ ملاحظہ فرمائے ہیں
 جواب دیا تھا اس کا جواب الجواب جمادی لا آخر اگست کے شمارہ میں قریئن رضاۓ صطفیٰ ملاحظہ فرمائے ہیں
 ۔ (رضاۓ صطفیٰ اکتوبر صفحہ 23۔ 2002) محترم قارئین ایک طرف مولوی صاحب یہ لکھ کر نام نہاد الہدیث
 نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ جواب کا اقرار کر رہا ہے۔ تو دوسرا طرف یہ کتاب پہلے لا جواب تھی اب بھی لا جواب
 ہے لکھ کر جواب کا اکثار کر رہا ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ کی کتاب لا جواب ہے تو جواب الجواب والی آپ کی
 بات جھوٹی ہے۔ اگر جواب الجواب ہے تو آپ کی لا جواب والی بات جھوٹ ہے۔ ایمانداری سے تھا آپ کی کوئی
 بات جھوٹ ہے۔

نام نہاد مولوی صادق نے کھا تجدی مولوی نے یوم میلاد کی تھی کرتے ہوئے پہلے تو لکھا ہے کہ یوم میلاد کی
 خصیلت کی بھی حدیث میں بیان نہیں کی گئی۔ نہ یہ مکمل نہ یہ یوم میلاد کو علیئت اور خصیلت کا حال بتایا ہے
 صفحہ 17۔ یعنی پہر صفحہ 19 پر لکھا ہے۔ کہ نبی مکمل نے اپنے یوم ولادت اگر بتایا ہے تو یہ تفکر کے طور پر بتایا ہے
 ۔ یوم عید کی طرح نہیں۔ اس لئے مسلمان بھی اگر ولادت ہبھی مکمل نہ کھرانے میں یوم ولادت پر یہ روزہ رکھیں تو
 یہ بالآخر جائز ہے۔ بلکہ مت رسول مکمل نہ ہے۔ کسی بدحکای اور میلاد دریافت کے اکثار و گستاخی کی بندی مولوی
 کی پختکار ہے۔ کہ پہلے تو یہ میلاد کی خصیلت کا بکسر اکثر کیا اور پھر خود ہبھی یوم ولادت کو یہ تفکر کے طور پر بتانا
 تحلیم بھی کر لیا ہے۔ (رضاۓ صطفیٰ اکتوبر صفحہ 23)

میرے بھائیو: مولوی صادق کے رسالہ رضاۓ صطفیٰ شمارہ ربیع الاول 1407ھ میں 12 ربیع الاول کی میر
 یعنی تیری عید کو بہت کرنے کے لئے جو کی میر کی خصیلت والی احادیث لکھی ہیں۔ جس کا مفصل جواب اس کا
 ب پ کے صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائے ہیں۔ محترم قارئین: جو حکومۃ اللہ کے رسول مکمل نے عید کہا ہے اور اس کی خصیلت
 بھی بیان فرمائی ہے۔ جو یہ کہا ہے کہ یوم میلاد کی خصیلت کی بھی حدیث میں بیان نہیں کی گئی۔ مولوی صادق کی بھی
 میں یہ بات نہیں آئی۔ اور نہیں مولوی اس کو کہا ہے۔ کیونکہ کسی بات کو کہنے کے لئے بھکی ضرورت ہوتی ہے جو
 مولوی میں نہیں ہے۔ دیکھو اسی صفحہ 17 پر لکھا ہوا ہے تیری بات یہ ہے۔ کہ حکومۃ بالآخر بعض احادیث میں میر کہا
 گیا ہے۔ لیکن یہاں بھی اولاد سوال نہیں ہے کہ یوم میلاد کو بھی کسی حدیث میں عید کہا گیا ہے۔ (اس مضمون میں مو

یہ صادقی سے پانچ سے زائد سوال کیے گئے ہیں۔ مولوی صادق نے ایک سوال کا بھی جواب دیا۔ وہ کہ میری کتاب کا صفحہ 15, 16) پر صفحہ 17 پر لکھا ہوا ہے ایک کی فضیلت (یعنی جو کسی خود نی ٹکلٹھے نے یا ان فرمائی ہے۔ جب کہ وہ سے کی فضیلت ایجاد رہنے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جمد کو خدا اللہ کے رسول ٹکلٹھے نے عید کہا ہے۔ جبکہ یوم سیال کو اللہ کے رسول ٹکلٹھے نے عید نہیں کہا۔ اور اس کی فضیلت یعنی گذے اُندھے کھوئے ریز ہیں، گھوڑے تائے اور ریکھڑا لیاں وغیرہ ٹھالا یا ان فرمائی ہے اس لئے یہ فضیلت مولوی کی اپنی گھری ہوئی ہے۔ اگر مولوی میں جرمات ہے تو نبی ٹکلٹھے سے 12 رجیع الاول کی عید اور اس کی فضیلت گذے اُندھے کھوئے ریز ہیں، گھوڑے تائے اور ریکھڑا لیاں وغیرہ ثابت کرے۔ مولوی کا یہ کہنا کہ یوم ولادت کے طور پر منایا تسلیم کر لیا ہے اگر مولوی کا مطلب یہ ہے کہ 12 رجیع الاول کی عید اور جلوس کو تسلیم کر لیا ہے تو مولوی کا جو شو ہے۔ باقی یوم سیال یعنی پیدائش کے دن روزہ رکھنا اس کا بھی ہم نے انکار نہیں کیا۔ تو پھر تسلیم کر لینے کا کیا مطلب۔ کیونکہ روزہ رکھنا اللہ کے رسول ٹکلٹھے سے ثابت ہے۔

امام حسین مولوی ۱۲ اس دن (یعنی سموار) روزہ رکھنے کا ماحصلہ تو شرعاً۔ چونکہ یہ روزہ رکھنا لازمی نہیں بلکہ اختیاری ہے۔ اس لئے یہ موجب طعن نہیں۔ دیسے الحجۃ کہلانے والوں کو نہ کوہہ حدیث کے تحت یوم ولادت پر یہ روزہ ضرور رکھنا چاہئے۔ بلکہ وہ سے الحجۃ شوں کو بھی روزہ رکھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔ چونکہ یہ لوگ یوں یا ان میں بالحدیث ہیں نا۔ (رضائے مصلحتی اکتوبر صفحہ 26)

حضرت قارئین: مولوی صاحب نے 12 رجیع الاول کی عید اور جلوس کو ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ نبی ٹکلٹھے سموار کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی ٹکلٹھے سے جب سموار کے روزہ کے علاقوں پوچھا گی تو آپ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی ہے۔ میرے بھائیو: اس دلیل سے صرف سموار کا روزہ رکھنا ثابت ہوتا ہے۔ جس کا اعتراض خود مولوی صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ 4 پر کیا ہے۔ مولوی صاحب نے 12 رجیع الاول کی عید اور جلوس کا جواز اس دلیل سے کیا۔ جو اس دلیل سے نہیں کیا۔ لیکن جب روزہ رکھنے کی باری آئی تو مولوی صاحب نے یہ کہدا یا کہ یہ روزہ اختیاری ہے۔ (یہ روزہ رکھنا اختیاری ہے۔) لیکن یہاں چارا سوال یہ ہے۔ کہ روزہ تو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ وہ تو اختیاری ہوا۔ لیکن 12 رجیع الاول کی عید اور جلوس جو اس حدیث سے بالکل ثابت نہیں ہوتے وہ آپ کے نزدیک ضروری کیوں ہیں؟ مولوی صاحب جو سموار کا روزہ رکھنے کے آپ اس پر اس طبع نہیں کرتے۔ اور جو 12 رجیع الاول کی عید اور جلوس نہ کیا لے اس پر آپ اس طبع کرتے ہیں۔ سموار کا روزہ رکھنے کی صفت پر اہل حدیث کا مغل ہے۔ اہل حدیث لوگوں کو ستون کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو بدعتوں کی دعوت دیتے ہیں۔ فضیلہ اپنا پانہ۔ باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ وہ سے اہل حدیثوں کو بھی روزہ رکھنے کی تلقین

کرنی پائے۔ اس کے فعل رکم سے اول حدیث روزہ ور کئی رحمت ہے ہیں۔ مولوی صاحب کا یہ لکھنے چاہک
پر لاگ کل بالحدیث ہیں ہے۔ مکمل بالحدیث ہے، ہمارکہ۔ مولوی صاحب تپ کا بعد تو پر غلوں کرہے ہیں۔
اگر مولوی صاحب کی 12 ریت الاول نے میر و طوسی بھی انتشاری ہیں تو مولوی صاحب تاکہیں۔ کہ طوسی نے
10 سال میں تجھے جو 12 ریت اور کمی خیرت مانے اور طوسی نے کامان کیا ہے۔

مولوی صاحب جواب رسی میں نے اپنی کتاب میں پہلے بھی کہیں کہ مولوی صاحب سے کچھ حضرت نوادری
صاحب نے ایک سو لکھا بھی جواب نہیں دیا۔ مولوی صاحب نہرے ان حوالات کی کمل جادت فکر کر جواب
دیں۔ (۱) ایسا اش کے رسول تھے نے 12 ریت الاول کی مردمیہ کو رسول مانے اور طوسی کا نے کام دیا
تم۔ یا یہ کام خود کے سچے؟ قرآن و حدیث سے مل جائیں کہ اگر نہیں اور یقیناً

ٹھیں کے سچے۔ (۲) ایسا اش کے رسول تھے نے ان آیات ہے مل جائیں کیا تھا؟ (حضرت اُن)

(۳) کی حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عزیز حسن اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم 12 ریت الاول کی میدھانے
اور طوسی کا نے کام دیا تو یہ کام خود کے سچے؟ ان کا تصریح اپنی اول حدیث کی کس کتاب میں ہے۔ اگر یہ کام نہیں
کے سچے ہوں مکہ رام پر بھی خوشی کا کیس کی یہ سکریون مانوں رہا تھے۔

(۴) کیا حضرت امام ابوحنیفہ نوین کے تاب مقلد تھا۔ یہ کام نہیں کے کہا جو کہ طوسی نے قرآن و حدیث سے مل جائیں کیا تھا؟
(۵) کیا یہ حدیث اور جیلانیؓ نے 12 ریت الاول کی میدھانے اور طوسی کا نے کام دیا تھا۔ یا یہ کام خود کے
تھے؟ یہ صاحب کی کس کتاب میں ہے؟ ہمارا فرقہ فرمائیں۔ اگر یہ کام ہے صاحب نے بھیں کے سچے ہوں آپ کا
عہدناوار جیلانیؓ پر بھی خوشی کا کیس کی ہو، سکریون مانوں رہا تھے۔

(۶) شری مسئلہ بہت کرنے کے لئے آپ کے نزدیک شری دلکش کے ہیں؟ ان تے ہم بھیں۔

(۷) کیا غیری ہے خواب شری دلکش ہے؟ (۸) ایسا اور گاندین کے قوانین ہیں مل جائیں۔

(۹) خوش 12 ریت الاول کی میدھانے مانوں طوسی نہیں کہا اسیاں پر مل کر ہے جائز ہے؟

(۱۰) 12 ریت الاول کی میدھانے اپ کے نزدیک کچھ فرض ہے؟ ادھب ہے اسے ہے سمجھتے ہے؟

محمد امین گلی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث
گرجا کھو جرانوالہ

طبع اول مئی 2002ء طبع دوم مئی 2003ء

www.kitabesunnat.com



